فضائل رمضان المبارک

[Excellence of Holy Month of Ramadan]

مرتبہ:

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ ساہ قادری

ورزند و جانشین خواجہ ابوالخیر میر مومن علی ساہ قادریؒ

فضائل رمضان المبارک

(EXCELLANCES OF AUSPICIOUS RAMAZAN)

اے ایمان والو!

تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا

جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کیا گیا تھا

تاکہ تم پرہیزگار رہو جاؤ۔ (القرآن)

مرتبہ

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری یم۔یس (الکٹرانکس)

سابق مہتمم پولس حیدرآباد

اسم تصنیف

فضائل رمضان المبارک

موضوع

رمضان المبارک کے فضائل

ترتیب وزیر اہتمام

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

پروف ریڈنگ

سنہ اشاعت

2005ء

تعداد طبع اول

ناشر

لطیف اکیڈمی پبلیکیشنز ٹولی چوکی حیدرآباد ۔ ۸

فون : 23568160 - 40 - 91

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ

لمعان کمپیوٹر گرافکس چھتہ بازار حیدرآباد ۔ سل : 9440877806

فہرست

فضائل رمضان المبارک

صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ نمبر	مضامین	صفحہ
1	دیباچہ (Introduction)	1
2	پیش لفظ (Preface)	3
3	مناجات (Supplications)	6
4	روزہ اور رمضان (احکام قرآنی) (Commandments)	7
	آیتِ سورۃ بقرۃ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ کی ترجمہ وتشرح	7
	آیتِ سورۃ بقرہ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ط فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ الخ کی ترجمہ وتشریح	10
	آیتِ سورۃ بقرۃ شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ الخ کی ترجمہ وتشریح	13
5	فضائل رمضان شریف (Excellences of Ramazan)	16
	حدیث نبوی ﷺ ترجمہ وتشریح، راہ عمل (دوزخ کے دروازہ بند)	16
	حدیث نبوی ﷺ ترجمہ وتشریح، راہ عمل (آمدِ رمضان، روزہ وقیام)	17
6	روزے کی فضیلت (Excellence of Fasting)	19
	روزہ دار کا سونا بھی عبادت	19
	روزہ دار 70 برس کی مسافت کے برابر جہنم سے دور	19
	روزہ آگ کے مقابل ڈھال	19

	افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور دوزخ سے آزادی ملتی ہے	19
	تین شخص ایسے کہ جن کے کھانے کا حساب نہیں ہوتا	20
	روزہ دار کے لئے اللہ کی طرف سے خاص دسترخوان	20
	روزہ دار کے گذشتہ تمام گناہ معاف	20
7	رمضان شریف کی فضیلت (Excellence of Ramazan)	21
	''امت محمدی ﷺ کو پانچ چیزیں ملی جو دوسری امتوں کو نہیں ملی'' حدیث اور تشریح	22
8	قرآن کی عظمت اور اس کا اعجاز ہونا (Magnificence of Quran & Its Wonder)	23
	آیت وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِ نَا الخ ترجمہ وتشریح	23
	حفاظتِ قرآنِ کریم	24
	اسلوب قرآنِ مجید	24
	یکسانی ولہجہ قرآن مجید	25
	قرآن کی ہمہ گیری	25
9	نزول قرآن (Revelation of Quran)	27
	نبی کریم ﷺ پر وحی کس طرح آیا کرتی تھی؟	27
	غارِ حرا کا واقعہ جبرئیل علیہ السلام کا پہلی وحی لے کر آنا	28
	قرآن مجید کا دفعۃً شب قدر میں نازل ہونا	29
	قرآن مجید کب جمع ہوا؟	29
	قرآن کریم ہم کو کانوں سے ملا نہ کہ آنکھوں سے	30
10	تلاوتِ قرآن کی فضیلت (Recitation of Quran & Its Greatness)	31
	تلاوتِ قرآن کریم کے متعلق احادیث نبوی ﷺ	31

32	سورۃ یٰسٓ پڑھنا[10]قرآن کے ثواب کے برابر	
32	سورۃ فاتحہ پڑھنا[7]قرآن کے ثواب کے برابر	
32	سورۃ اخلاص پڑھنا[3بار]قرآن کے ثواب کے برابر	
33	روزہ اور قرآن، روزہ دار کی شفاعت کریں گے	
34	قیامِ نماز (Performance of Salah)	11
34	لفظ ''نماز'' کے معنیٰ	
34	برکاتِ نماز	
35	نماز ہی ایسا عمل ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر ''فرض'' کیا ہے۔	
36	نماز با جماعت پڑھنے کا حکم	
36	آدابِ نماز	
37	معرفتِ نماز	
37	رمضان میں قیام (تراویح)	
39	روزہ اور صدقات اور اس کی اہمیت (Importance of Observing Fast & Offering Charities)	12
39	آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الخ ترجمہ وتشریح (اما لی صدقات کا کئی گنا ثواب)	
40	آیت اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الخ ترجمہ وتشریح (سخاوت کوئی چیز نہیں اگر احسان جتایا جائے)	
40	آیت قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ الخ ترجمہ وتشریح (اچھی کہنا، خطا پوشی کرنا صدقے سے بہتر عمل)	

	آیت یَااَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تُبطِلُوا صَدَقَا تِکُمْ الخ ترجمہ وتشریح (صدقات وخیرات کے اہم شرائط)	40
	آیت وَمَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَھُمُ الخ ترجمہ وتشریح وراہِ عمل (حقوق اللہ وحقوق العباد دونوں لازم وملزوم)	41
	آیت اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُونَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنْ نَّخِیلٍ الخ ترجمہ تشریح وراہِ عمل (خیرات اچھی اور پاک کمائی سے دو)	41
13	زکوۃ (Basic Tax in Islam)	45
	زکوۃ کی فضیلت اور تاکید (قرآن وحدیث نبوی ﷺ)	45
	زکوۃ کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات	46
	زکوۃ کے لغوی واصطلاحی معنیٰ اور احکام	46
	زکوۃ کا نصاب	47
	زکوۃ کے مصارف (جن کی زکوۃ دی جاسکتی ہے)	48
	زکوۃ ایک عبادت اور خدمتِ خلق ہے جو ''فرض'' ہے۔	48
	زکوۃ کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ ضروری	49
14	عید کی فضیلت Magnificence of Festival (Eid)	50
	صدقہ فطر (رمضان کے ختم پر شکرانہ)	50
	صدقہ فطر کے احکام	51
	صدقہ فطر کی مقدار	52
	صدقہ فطر کے حقدار	52
	صدقہ فطر کن کو دینا ناجائز ہے	53

15	اعتکاف (Seclusive Prayer)	54
	اعتکافِ ''واجب''	54
	اعتکافِ ''مسنون !سنتِ موکدہ''	54
	اعتکافِ ''مستحت''	55
	اعتکاف کی شرطیں	55
	اعتکاف کے مشاغل	55
	اعتکاف کے متعلق احادیث نبوی ﷺ	56
16	جمعہ کی فرضیت وفضیلت (Obligation & Magnificence of Friday-Salah)	58
	جمعہ کے احکام	59
	جمعہ کے دن کے افضل اعمال	61
	شبِ قدر (Night of revelation of Quran)	62
	شبِ قدر کے متعلق احادیثِ نبوی ﷺ	62
	شبِ قدر رمضان المبارک میں آ کری عشرہ میں 27 رمضان کو	64
17	عشرہ رمضان کی چند مسنون دعائیں (Traditional Invocations in Ramazan)	65
	افطار کی خصوصی دعائیں	67

فضائلِ رمضان

Page No	Questions	Sl.No
1	قرآنِ کریم انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام (Message) ہے، اسکی حکمت کی تین اہم خوبیاں بیان کرو؟	1
3	فضائلِ رمضان کی اس کتاب کے مقدمہ (preface) میں جن فضائل کا ذکر ہے مختصراً بیان کرو؟	2
6	حضرت قبلہ لطیف قادری کی مناجات پیش کیجئے؟	3
7	رمضان المبارک میں روزہ کے متعلق آیتِ قرآنی کی جامع تشریح تفسیرِ صدیقی (بحر العلوم حسرت صدیقیؒ) کی روشنی میں بیان کرو؟	4
16	احادیثِ نبوی ﷺ کی تشریح (elucidation) کی روشنی میں فضائلِ رمضان کی اہمیت واضح کیجئے؟	5
19	احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں روزہ کی اہمیت اور فضیلت مختصراً واضح کیجئے؟	6
21	رمضان شریف کی فضیلت کے سلسلے میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی حدیثِ نبوی ﷺ کی تشریح بیان کیجئے؟	7
23	تفسیر صدیقی کی روشنی میں قرآن کی عظمت اور اُسکے اعجاز ہونے کے تعلق سے آیت قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر واضح کیجئے؟	8
27	نزولِ قرآن کے سلسلے میں وحی الٰہی (divine revolution) کے اقسام پر واضح روشنی ڈالیئے؟	9
29	قرآن مجید کب اور کیسے جمع (Compile) کیا گیا اور اُس کا سحرہ کن صحابہ کرام کے سر جاتا ہے؟	10
31	احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں رمضان المبارک اور عام دینوں میں تلاوتِ قرآنِ مجید کی فضیلت بیان کیجئے؟	11
34	حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں قیامِ نماز کی اہمیت اور فوائد (benefits) بیان کیجئے؟	12
36	نماز باجماعت، ادابِ نماز، معرفتِ نماز اور نماز تراویح کے متعلق آپ کیا جانتے ہے مختصر تبصرہ کیجئے؟	13
39	ماہِ رمضان میں روزہ، صدقات اور اُسکی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح بیان کیجئے؟	14
45	قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلام کے تیسرے رکن زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت کے تعلق سے مختصر مگر واضح بیان کیجئے	15
50	عیدُالفطر (رمضان المبارک کی عید) کی فضیلت اور صدقۂ فطر کی اہمیت واضح کیجئے؟	16
54	رمضان میں اعتکاف کے احکامات، فضائل واہمیت پر مختصر مگر واضح روشنی ڈالیئے؟	17
58	جمعہ کی نماز کے احکام، فرضیت وفضیلت پر واضح بیان کیجئے؟	18
62	قرآن وحدیث کی روشنی میں " شبِ قدر " کی فضیلت و برکت واضح بیان کیجئے؟	19
65	عشرہ رمضان المبارک کے چند مسنون دعائیں پیش کیجئے؟	20

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام (کلام اللہ) ہے جو اسکے خاتمہ النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور آپ ﷺ نے اسکو انسانوں تک بحفاظت پہنچایا۔

وما علینا الا البلاغ

آپ ﷺ نے قرآن حکیم کو پڑھ کر لوگوں کو سنایا، قرآن و حکمت کی تعلیم دی، لوگوں کا تذکریہ نفس کیا۔ آپ ﷺ کی تمام حیاتِ مبارک عملی قرآن کا بہترین نمونہ ہے۔

قرآن کی خوبیاں: قرآن کی تین خوبیاں ہیں۔

۱) ''کریم'' (عزت والا) ۲) ''مجید'' (بزرگی والا) ۳) ''حکیم'' (حکمت یا دانائی کی باتوں والا)

یہ خوبیان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خود بیان فرمائی۔ اسلئے قرآن کو عربی میں 'قرآنِ کریم'، 'قرآن مجید' اور 'قرآن حکیم' کہتے ہیں۔ اردو میں زیادہ تر قرآن شریف کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم اسلامی قانون کا سرچشمہ: قرآن شریف میں کل آیات تین قسم کی ہیں۔

۱) علم عقائد و علمِ کلام ۲) علم عقائد و علم تصوف ۳) علم عقائد و علمِ فقہ

۱۔ علم عقائد و علمِ کلام کی آیات میں اللہ تعالیٰ، ملائکہ، انبیاء اور حشر و نشر کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ علم عقائد و علم تصوف کی آیات میں وارداتِ قلب سے تعلق رکھنے والا رموز کے متعلق بیان اور بحث ہوتی ہے۔

۳۔ علم عقائد و علم فقہ کی آیات میں فقہ کی اجمالی احکام و عقائد میں بحث ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے

نزول کی کل مدت تقریباً[22]سال 5 ماہ ہے اس میں [30] پارے، [7] منزلیں، [144] سورتیں ہیں جن میں [65] مکی سوتیں، [18] مدنی سورتیں اور [31] مکی یا مدنی سورتیں ہونے میں اختلاف ہے۔ جملہ رکوع [540] اور کل آیات [6666] ہیں۔ قرآنِ پاک میں سجدہ تلاوت [14] مقامات پر ہے اور ایک مقام پر اختلاف ہے۔ قرآن کریم میں جملہ [22] انبیاء کرام کے قصص بیان کئے گئے ہیں۔ اور کل [14] خواتین کا ذکر آیا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: بخاری شریف میں حضرت عثمان رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (مسلم، بخاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ (Introduction)

الشیخ خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

2/ مئی (1919) تا 24/جون (1972)

پدر ماجد سیدی و مرشدی ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مؤمن علی شاہ قادری چشتی کا شمار سادات گھرانے کے نامور صالحین واقطابِ زمانہ میں ہوتا ہے حضرت قبلہؒ اپنے جد اعلیٰ حضرت محبوب سُبحانی غوثِ الاعظم الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی و نورِ نظر ہیں آپؒ کی پوری زندگی بہترین اخلاق و کردار صبر و شکر الٰہی کا نمونہ رہی۔ آپؒ کو ربُّ العزت حق سبحانہ تعالیٰ نے قلب سلیم اور چشم بینا سے سرفراز فرمایا۔

بے شمار مریدین معتقدین آپؒ کی تعلیم و تربیت اور صحبت بابرکت سے فہمِ صحیح اور تزکیہ نفس سے آراستہ ہوتے رہے۔ مجھ کمتر پر بھی آپؒ کی خصوصی کرم نوازیاں ہیں۔ اُسی سلسلہ تعلیم کو عام فہم انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مجھ فقیر حقیر نے یہ درسی کُتب کی ترتیب و اشاعت کے اہم کام کی شروعات کی ہے اور بفضل تعالیٰ دینیاتی اور اخلاقی نظریہ فکر کی تکمیل میں کُتب عِرفانی شائع کئے جارہے ہیں جو نہایت عام فہم ہیں۔ بلکہ حسب ضرورت انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

گوکہ یہ کام انتہائی مشکل ہے لیکن میرے والدین کے منشیٰ کی تکمیل ہے۔ میں اِس

کتاب کو جو بچوں اور بڑوں کیلئے معتبر اور معلوماتی کتابچہ کے طور پر ترتیب دی گئی ہے میرے پدر ماجد عالی مقام سیدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ کی نذر کرتا ہوں۔ اور اِسے اُنکی کی نظر کرم کا صلہ تصور کرتا ہوں۔ چنانچہ جو کتب زیر طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) صراطِ مستقیم وراہِ سلوک ۲) مراءتِ معراج المبارک

۳) غزواتِ نبوی ﷺ ۴) فضائلِ رمضان المبارک

۵) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ ۶) آسان علمِ تجوید قرآن

۷) بنیادی نصاب دینیات واخلاقیات (سوال وجواب پر مبنی) چار حصوں میں بچوں کیلئے۔

ان کتب کے علاوہ جو زیر ترتیب و تکمیل کتب ہیں وہ کشکول قادریہ (حقائق و معارف پر مبنی) نقشِ قدم رسول ﷺ (ائمہ ومجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔ مزید ٹلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز (Audio C.Ds) اور کیسٹ خود میری اپنی آواز میں تیار ہو رہے ہیں تاکہ قرآن فہمی کو خصوصا طلباء و طالبات میں عام کیا جاسکے۔ بفضلِ تعالیٰ یہ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔

آخر میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مرشدین کامل کے وسیلہ وطفیل میں میری سعی کو اپنی مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری جانی انجانی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

خادم

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

یم یس (الکٹرانکس) سابق مہتمم پولس حیدرآباد

ربیع اول ۱۴۲۶ء اپریل ۲۰۰۵ء

پیش لفظ

(Preface)

اَلۡحَمۡدُاللّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن

وَصَلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡن وَرَحۡمَتُ الِلّٰعٰلَمِیۡنَ

ارشادرسول کریم صلی اللہ علیہ سلم ہے اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے۔ تو میری اُمت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ یہ بھی فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ رمضان سب مہینوں کا سردار ہے مختصر یہ کہ فضائل رمضان اَن گنت (بے شمار) ہیں منجملہ یہ کہ اس ماہ مبارک میں اللہ تعالی قرآن کریم جیسی جامع (COMPREHENSIVE) اور آخری ہدایت نازل فرمائی جوتا قیامت تمام انسانیت کے لئے کافی ہے۔

اُمت محمدیہ ﷺ پر سال بھر میں پورے ایک ماہ (رمضان) کے روزے فرض کے گئے ہیں۔ یہ گویا اِس اُمت کے لئے عبدیت (Servitude) اور تقوی (Abstinence) والی زندگی پیدا کرنے کا عمومی (General) نصاب (Course) ہے۔

رمضان مبارک میں اللہ کے بندوں کو اسکی راہ میں مجاہدہ (کوشش) کرنے کیلئے جو جو مدد اور تائید کی ضرورت ہے، اُسکو اللہ تعالیٰ اپنے خاص توجہ سے مہیا فرما دیتا ہے۔ اور رمضان مبارک میں جسمانی، روحانی، مالی اور جانی عبادتوں پر غور کرنے سے یہ بات با آسانی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ روزہ رکھنے سے کس طرح تقوی، توکل، صبر، عزتِ نفس، تزکیہ نفس، غربا نوازی، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت جیسے خوبیاں با آسانی حاصل ہو جاتی

ہیں۔اِسطرح معاشرہ(Society) کی برائیاں بھی حددرجہ قابو میں ہوجاتی ہیں۔گویا مومن کیلئے ایک فرحت بخش تربیتی نصاب(Referher course) ہے۔جو باقی(11) مہینے تک مفید ثابت ہوتا ہے۔

غــور کــریں! روزے رکھنے سےتقوی کیونکر پیدا ہوتا ہے۔یہ روزہ کیا ہے؟

طلوع صبح (Dawn morning) سے لیکرغروب آ فتاب (Sunset)تک ،صرف اللہ کی رضا اور رحمت کی طلب میں نہ کھانے ، نہ پینے اور جنسی لذت (Sexual afairs)حاصل نہ کرنے کی پابندی اپنے اوپرعاید کرلینا اور پورادن اُس پابندی کے ساتھ گذار دیناہی تو ’’روزہ‘‘ کہلاتا ہے۔بھوک لگنے کے باوجود اللہ کیلئے نہ کھانا۔سخت پیاس لگنے کے بادجود کچھ نہ پینا،سخت تقاضے کے باوجود جنسی لذت کے عمل سے کنارہ کش(دور) رہنا، روزہ کے لوازم (Needs)میں سے ہیں۔

اِسی طرح فی سبیل اللہ، مجاہدہ (Straggle)اورنفس کو اعتدال پر قائم رکھنے کا نام ’’روزہ‘‘ ہے۔ اب جوشخص دل ودماغ کے شعور کے ساتھ یعنی حضوری قلب سے،صرف اللہ کی رضامندی اور اسکی رحمت حاصل کرنے کی توقع میں مجاہدہ (کوشش)پورے مہینے پھرمسلسل کرےتو ظاہر ہے کہ اُس میں یہ استعداد(Capabilily) پیدا ہوجائے گی کہ اللہ کے حکم کے مقابلہ میں نفس کے خواہش کو دبادےاورشریعتِ محمدی ﷺ کی پیروی کرے،بس اسی کا نام تو ’’تقوی‘‘ (Abstinence) ہے۔

رمضارن مبارک میں تقویٰ ظاہری اور باطنی کو بڑھانے کیلئے راتوں میں قیام وعبادت کا ایک خاص نظام’’تراویح‘‘ کی شکل میں قائم کردیا گیاہے۔ اُسکےعلاوہ امت کو پورے مہینہ کے دن اور راتوں میں کثرت عبادت اور کثرت ذکر وتلاوت قرآن اور عام حسنات (Vertues)،صدقات وخیرات اورحسن سلوک کی ترغیب دی گئی ہے۔معصیات

(Sins) کے علاوہ لغو (بے کار باتوں) سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے۔ان تمام اُمور میں فرمانِ خداوندی اور شاارِدات رسول صلی اللہ علیہ وسلم قارئین (ADRESSEES) اِس مختصر مگر جامع کتابچہ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔اِسکو مرتب کرنے میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا ان میں تفسیر صدیقی، غنیۃُ الطالبین، نصاب اہل خدمات شرعیہ شامل ہیں۔

محلّہ کی مسجد کے کمیٹی کے ارکان کی خواہش پر یہ رسالہ ترتیب دیا گیا اور اس سال رمضان 1425ھ نومبر 2004ء میں ہر روز نماز عصر کے بعد مسجد حبیبہ قلی قطب شاہ نگر ٹولی چوکی میں مسجد کے پیش امام صاحب نے اسی رسالہ سے فضائلِ رمضان کے متعلق بیان فرمایا۔اللہ کا شکر ہے اسکو پسند کیا گیا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالی میری اس سعی (کوشش) کو قبول فرمائے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طفیل میں اس سے ملت کے بھائیوں اور بہنوں حضوصاً طلبا کو فائدہ بہم پہنچائے اور خود میری اصلاح اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

اس بات کی احتیاط کی گئی کہ کوئی طباعت کی غلطی نہ ہونے پائے پھر بھی میری استدعا ہے کہ اگر قارئین کوئی کوتاہی نوٹ کریں تو مطلع فرمائیں کہ اس کا سدباب ہو سکے۔

خادم

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری یم یس (الکٹرانکس)

(سابق مہتمم پولیس)

مناجات

عمل میرا جو دیکھو تو بیکار ہے
بخش دے میرے مولا تو غفار ہے

عیب مجھ میں بہت ہیں مگر یارب
رکھ لے پردہ میرا تُو تو ستّار ہے

دور کردے ہم سے خیال غیر
غیر سے کیا ہم کو سرو کار ہے

اللہ اللہ تیری یہ نظرِ کرم
لاج رکھنا تجھ ہی کو سزاوار ہے

مجھ سا کوئی نہ ہوگا عصیاں میں
فضلِ مولا مجھے ہی درکار ہے

شرف ہے اُمتی ہیں ہم ان کے
انبیائے جہاں کے جو سردار ہیں

خوف محشر میں کیا ہو اُمت کو
بخشوانے اُسے انکے سرکار ہے

پوچھیں گے کیا اُن کو منکر نکیر
جو اَزل ہی سے تیرے طلبگار ہے

ہم جیئں یا مریں بس تیرے لئے
دو جہاں میں عیاں تیرا دیدار ہے

یا خدا دے ہمیں تُو عشقِ نبیؐ
ورنہ جینا ہمارا تو بیکار ہے

دیکھیں تجھ کو تیری ہی نظروں سے
دیکھنا تجھ کو ورنہ دشوار ہے

شکر پہ شکر کر تُو اَے قادرؔی
حامی ہر حال میں تیرا یار ہے

لطیف قادرؔی

Back to questions

روزہ اور رمضان

احکام قرآنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت 1 :- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ

کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنُ

(۱۸۳سورۃ البقرہ)

ترجمہ:-اے ایمان والو! تم پر روزہ اُسی طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کیا گیا تھا تا کہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ (تفسیر صدیقی)

تشریح:-

☆ روزے سے غریبوں کی بھوک کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

☆ روزے سے آدمی مظبوط (Strong) اور جفاکش (محنتی) ہو جاتا ہے۔اور بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کر سکتا۔

☆ روزے سے بہت سے امراض (Deseases) دفع (ختم) ہو جاتے ہیں۔

☆ روزے سے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ ''روزہ میرے (اللہ) لئے ہے اور اس کی جزاء (بدلہ) مئیں (اللہ) ہوں یعنی اسکی جزاء مئیں دوں گا۔

☆ روزے میں ایک قسم کی صمدیت (Independence) کی شان ہے یعنی اُس میں ما سوا اللہ

سے استغناء، بے نیازی پیدا ہو جاتی ہے۔ شخصی اِحتیاج (Personal dependence) نہیں رہتی کیوں کہ وہ (روزہ دار) کھاتا پیتا نہیں۔

☆ نوعی احتیاج یعنی نسلی یا پیدائش کے لحاظ سے احتیاج (need) بھی اس کو نہیں رہتی کیونکہ روزے میں جماع (Sex/copulation) نہیں ہوتا۔

☆ روزہ کیا ہے؟ صبح صادق (DAWN) سے پہلے سے غُروب آفتاب (سورج ڈوبنے) تک کھانا پینا اور جماع چھوڑ دینا۔

☆ حیض (menses) نفاس (زچگی کی جنابت) والی عورت، بعد میں قضا کرے گی۔ مسافر بھی قضا کرسکتا ہے مگر روزہ رکھنا اولیٰ (بہتر) واحسن (اچھا) ہے۔

☆ شیخِ فانی (بوڑھا) سخت بوڑھا ہو تو ہر روز روزے کے عوض ایک صاع یعنی ڈھائی کلو گیہوں (Wheat) یا اس کی قیمت خیرات کرے۔

☆ ماہر طبیب (Expert Doctor) کی تصدیق (Advice) ہو کہ روزے سے آدمی بیمار ہو جائے گا تو روزے کو ترک کر سکتے ہیں۔ بعد میں قضا ادا کرلیں۔

☆ حاملہ (Pregnant) دودھ پلانے والی عورت کو اندیشہ مرض سے افطار جائز ہے۔ یعنی وہ روزہ ترک کرسکتی ہیں۔ بعد میں قضا کرلیں۔

☆ روزہ کوئی نیا فرض نہیں ہوا۔ تمام پیغمبروں کے زمانے میں روزے ''فرض'' تھے فرق صرف شرائط تفصیلات (Conditions & details) میں ہے۔

☆ علماء (Muslim Theoligeans) فرماتے ہیں شوال ۲ ھ میں روزہ فرض ہوا۔

☆ تاریخ دانوں (Storian) کا خیال ہے کہ ایک سخت قحط (Famine) ہوا۔ اُس زمانے کے پیغمبر نے حکم دیا کہ ایک وقت کا کھانا خود کھائیں اور ایک وقت کا غریبوں کو دیں۔

☆ بہر حال، قرآن کی رَو (حوالہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ پرہیز گاری (تقویٰ) پیدا کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔

تنبیہ:۔ موجودہ زمانے میں (آج کل) اس کا (پرہیز گاری) کا کیا حال ہے۔

-> مال دار سمجھتے ہیں کہ روزہ رکھنا اُن لوگوں کا کام ہے، جن کے پاس پیسہ نہیں۔

-> متوسط (Average) درجے کے لوگ روزہ رکھتے ہیں تو رمضان میں معمولی مہینوں سے کئی چند زیادہ صرف (خرچ) کرتے ہیں۔

-> سحری میں اتنا زیادہ کھا لیتے ہیں کہ آدھا دن شکم (پیٹ) کی بے چینی تو پھر آدھے دن سے بھوک پیاس کی تکلیف کی شکایت۔ ہر وقت ہر آن ہائے ہائے۔ بار بار کتنے بجے ہیں؟

-> اکثر چھڑ چھڑا پن اور لڑائی عام۔ رمضان شریف میں دیکھو تو جا بجا لڑائی جھگڑے کا زور رہتا ہے۔

☆ کیا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْن (تاکہ پرہیز گاری [تقویٰ] اختیار کرو) کی میں تفسیر ہے؟ یہ روزہ رکھنا نہیں ہے روزے کا بدنام کرنا ہے، ہم کو چاہیئے کے روزہ کی سختی کو صبر سے برداشت کریں۔ اور اُس کے اَجر کو ضائع نہ کریں۔

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت 2:-

اَیَّا مًا مَّعْدُوْدٰاتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرُo وَعَلَے الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ
فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًافَهُوَ خَيْرٌلَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرُ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ-(آیت نمبر184 ،پارہ 2 سورۃ البقرہ)

ترجمہ:-گنتی کے چند دن (روزے فرض کئے گئے اس پر بھی) جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو، اور دِنوں سے اُس کی تکمیل کرے (قضا کرے) اور جس کو طاقت ہو تو ایک آدمی کا کھانا دینا 'واجب' ہے' جو خوش دلی سے خیرات کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ اور روزہ رکھنا تو بہتر ہی ہے۔ اگر تم جانتے (تو کیا اچھا ہوتا)۔ (تفسیر صدیقی)

تشریح:-

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی "الہ العالمین بندہ آپ سے کس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے"۔ ارشاد ہوا۔"دو حالتوں میں بندے کو مجھ سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے"۔ (1) جب بندہ بھوکا ہوتا ہے۔ (حالت روزہ میں)

(2) جب بندہ سجدے میں ہوتا ہے۔ (حالتِ نماز میں)

-> روزہ، روح کی غذا ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ کی صفات (ATTRIBUTES) سے بندے کو متصف (Vituous) بنا تا ہے۔ اور یہ بندے کا کامل کمال (Excellence/Perfection) ہے۔ روزے سے بندے پر روحانیت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

Back to questions

<- اکثر امراض جسمانی (Physical deseases) کے لئے روزہ بہت مفید ہے۔

<- جن چیزوں کے سبب (عذر) سے روزہ کا ترک کرنا (چھوڑنا) 'مباح' (Permissable) ہے، وہ دس (10) ہیں۔ مگر عذر (Exquse) ختم ہونے پر قضا ادا کرنا ہوگا۔

1۔ **مرض**:۔ (Desease) ایسے مریض (بیمار) کے لئے جس کو ڈر ہے کہ روزہ رکھنے سے مرض بڑھ جائے گا۔

2۔ **اکراہ**:۔ یعنی زبردستی کرنا۔ کسی نے زبردست (By force) کھانے پر مجبور کر دیا۔ یا اس بات کا خوف ہو کہ اگر افطار نہ کروں گا تو مار دیا جاؤں گا۔ یا ضربِ شدید (grievous hurt) کی نوبت آئے گی تو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔

3۔ **حمل**:۔ یعنی عورت کا حاملہ (Pregnant) ہونا اور اللہ تعالیٰ نے مسافر پر روزہ اور لضف نماز کی رعایت کی ہے۔

4۔ دودھ پلانے والی کے ساتھ روزہ میں رعایت فرمائی ہے۔

5 & 6۔ **بھوک یا پیاس**:۔ بھوک یا پیاس اتنی ہو کہ حواس (Senses) یا عقل کو نقصان پہنچنے یا ہلاک ہو جانے کا خوف ہو تو روزے کا اِفطار مباح (Permisible) ہے بشرطہ بھوک اور پیاس طبعی (Natural) ہو۔ خوب دوڑنے سے یا بے جاہ محنت سے پیاس لگی ہو تو روزہ کھول نے سے ''کفّارہ'' لازم ہوگا۔

7۔ بڑھاپے کی زیارتی:۔ بڑھاپے کی زیادتی سے بہت ناتواں (Weak) ہو گیا ہو تو روزہ چھوڑ دے اور ''فدیہ'' ادا کر دے۔

8۔ **مسافر**:۔اس مسافر کو جو سفر کرے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔مگر روزہ رکھنا مستحب ہے بشرطِ ضرر (نقصان) نہ ہو۔مسافر روزہ چھوڑ دے تو قضا لازم آئے گی۔

9& 10۔ **حیض ونفاس**:۔ عورت کے لئے جب وہ حالت حیض (menses) یا نفاس (زچگی کی جنابت) میں ہو تو روزہ کی رخصت ہے۔

نوٹ:۔ رمضان کے روزوں کی قضا (Late) رکھنے میں یہ شرط نہیں ہے کہ پے در پے اور متواتر رکھے بلکہ آگے پیچھے جیسے سہولت ہو رکھ سکتا ہے۔مستحب ہے کہ پے در پے رکھے تاکہ واجب ذمہ پر سے جلدی ادا ہو جائے۔

Back to questions

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

آیت3:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ط فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ط

وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰے سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ o

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

وَ لِتُكْمِلُو الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُو اللّٰهَ عَلٰے مَاهَدٰ كُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ o

(سورۃ البقرہ اٰیت 185)

ترجمہ:۔رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُتارا گیا ہے لوگوں کیلئے سراپا ہدایت بنا کراور واضع احکام ِہدایت اور فیصلہ کے ساتھ۔پھرتم میں سے جوشخص اس مہینے کو پائے' چاہیئے کہ وہ روزہ رکھےاور جو بیمار ہوٗیا سفرمیں ہوتو اُسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تمہارے لئے نرمی چاہتا ہےاورسختی نہیں چاہتا۔وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرواور اللہ کی بزرگی بیان کروجس طرح کہ اُس(اللہ) نے تم کو ہدایت کی ہے اورتا کہ تم شکرگزار (قدرداں)بنو۔ (تفسیرصدیقی)

تشریح:۔

<- ایک دفعہ ایک کرسچن (Christian) نے لاہور میں لکھ مارا کہ قطب شمالی،جنوبی (North & South pole) کےقریب چھ چھ مہینے کے رات اوردن ہوتے ہیں۔پس وہاں کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا۔لہذا اسلام کے احکام تمام دنیا کیلئے نہیں ہیں۔مفسرقرآن بحرالعلوم مولا نا محمد عبدالقدیرصدیقیؒ نےاس کے جواب میں تحریرکیا کہ

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

-> (۱) روزہ کچھ اسلام سے خاص (Exclusive) نہیں ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں بلکہ ہندوں کے پاس بھی ہے، جو جواب تمہارا ہے، وہی جواب ہم مسلمانوں کا بھی ہے۔

-> (۲) اُن مقامات میں آدمی ہی نہیں بستے تو اسے نا قابل آبادی مقام کیلئے احکام ڈھونڈھنا بے کار ہے۔

-> (۳) یہ اُصول (Principle) ہے کہ جب ایک شے (چیز) نہ ہو سکے تو مشابہ تر (ملتی جلتی) چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسے عورت آئیسہ ہو (حیض نہ آتا ہو) بوڑھی ہوگئی ہو، اور حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت حیض (Probationary period) نہیں، بلکہ تین ماہ ہوگی۔ اس اُصول سے چوبیس گھنٹوں میں سے بارہ گھنٹوں کا روزہ رکھنا چاہئے۔ کیوں کہ قطبین (North & South poles) پر بھی جہاں چھ چھ مہینہ آفتاب (سورج) نظر نہیں آتا، دوسرے ستارے (Stars) رحوی حرکت سے سہمی حرکت یعنی بجائے حمائلی اور ٹیڑھی حرکت (Inclind spherical monement) کے افقی (Horizontal monement) چوبیس (24) گھنٹے کی حرکت میں پورا چکر کاٹیں گے۔

(۴) قرآن شریف میں مندرجہ بالا آیت میں فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ ہے یعنی رمضان کے مہینہ کو پایا تو روزہ رکھو۔ جب رمضان کا مہینہ ہی نہیں تو روزہ بھی نہیں۔ جیسے وضو میں منہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں دھونے چاہئیں۔ اگر ہاتھ کٹ گئے ہوں یا پاؤں کٹ گئے ہوں تو اُن کا دھونا بھی ساقط (ختم) ہو جائے گا۔

☆ اس آیت سے یہ بھی واضع ہوتا ہے کہ قرآن شریف رمضان المبارک میں نازل ہوا۔ یہ بھی ایک بڑی حکمتِ خداوندی ہے کہ روزہ کے ذریعہ تزکیہ نفس (Purification of Self) کے بعد مومن کو قرآن شریف کا حامل (Bearer) بنایا گیا اور اِسی لئے رمضان المبارک میں قرآن شریف کی تلاوت کا ثواب بھی زیادہ ہے۔

حدیث شریف :۔(۱) بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' روزے اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت (سفارش) کریں گے۔ روزے یعنی رمضان عرض کرے گا اے پرروردگار میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور خواہشات سے دن میں روک دیا تھا۔ آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔ اور قرآن عرض کرے گا' الٰہی اس بندے کو میں نے رات میں سونے سے روک دیا تھا آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ یہ دونوں شفاعتیں قبول کر لی جائیں گی۔ (بیہقی)

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اُن دروازوں میں سے ایک درواز کا نام ''ریان'' ہے۔ یہ دروازہ صرف روزہ داروں کے داخلے کے لئے مخصوص ہے۔ (بخاری ومسلم)

Back to questions

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

فضائل رمضان شریف

BOUNTY OF RAMAZAN

احادیث نبویؐ

(ا) ’’فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ’’رمضان‘‘ آیا ہے جو ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اُس کے روزے ’فرض‘ کئے ہیں۔ اِس مہینے میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور مردود سرکش شیطانوں کے گلے میں طوق ڈال دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس مہینے میں ایک رات ہے۔ جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہا وہ بڑی بھلائی سے محروم (Deprived) رہا۔ (احمد نسائی)

تشریح:-

1۔ آسمانوں کے دروازے کھلنے کا مطلب یہ ہے کہ متواتر رحمت نازل ہوتی ہے۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ آسمانوں پر چڑھتے ہیں۔

2۔ دوزخ کا دروزے بند ہونے کا مطلب ہے کہ روزہ دار ’’کبیرہ گناہوں‘‘ سے باز رہتے ہیں۔ اور صغیرہ بخشے جاتے ہیں۔

3۔ سرکش شیطانوں کے طوق کا مطلب ہے کہ شیطان بہکانے سے روک دئے جاتے ہیں۔ اور لوگ ان کے وسوسوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

4۔ یہ جو فرمایا کہ اس میں ایک رات ہے، سے مراد ہے کہ اس میں ’’لیلتہ القدر‘‘ ہے

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

اور یہ کہ یہ عشرۃ آخر (آخری دس دنوں) میں ہوتی ہے۔

5۔ محروم رہنے کا مطلب ہے کہ بہت بڑی چیز اور بہت بڑی نیکی سے محروم رہا اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے۔اس رات کی محرومی پورے سال کے نیک کاموں سے محرومی کا سبب ہوتا ہے۔

(II) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا۔اس خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے لوگو! تم پر ایک بہت عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہونے (آنے) والا ہے۔یہ مہینہ بہت بابرکت ہے۔ اِس میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کردئے ہیں۔رات کے قیام (نماز تراویح) کو اس مہینے میں ''نفل'' مقرر کیا ہے۔جو شخص اس مہینے میں کوئی نیک اور بھلا (نفل) کام کرے تو اس کو ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے اور مہینوں میں ''فرض'' کا ثواب ہے۔

-> اور وہ 'فرض' بجالائے تو اس کو ایسا ثواب ہوتا ہے جیسے اور مہینوں میں ستر (70) 'فرض' کا ثواب۔ لوگو! یہ مہینہ صبر کا اور ضبط نفس کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

اور یہ مہینہ غم خواری کا ہے اور یہ مہینہ ایسا ہے کہ اسمیں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔جس شخص نے اِس مہینے میں روزہ دار کو روزہ کھلوایا اور اس کو سیرُ (Satisfy) کیا۔تو یہ فعل اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے آزادی کا موجب ہوتا ہے۔اور روزہ کھلوانے والے کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملتا ہے۔اور روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

Back to questions

-> اس بات کو سن کر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب تو اس قابل نہیں کہ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائیں اور اس کو سیر (Satisfy) کرسکیں اور اسکو کھانا کھلوا سکیں۔ اُس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کو ثواب میں نے بیان کیا ہے یہ اُس شخص کو بھی ملے گا جو صرف دودھ کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ کھلوادے اور جو شخص کسی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اُس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا۔ میرے حوض کے پانی کا یہ اثر ہوگا کہ جب تک جنت میں داخل نہ ہو جائے اُس کو پیاس نہیں لگے گی۔

-> یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کی ابتدا میں رحمت ہے اور درمیانی دنوں میں مغفرت اور بخشش ہے اور اسکے آخری حصّہ میں دوزخ سے آزادی۔

-> اور جو شخص اس مہینے میں اپنے ماتحتوں سے کام لینے میں تخفیف (کمی) اور آسانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمائے گا اور اسکو دوزخ سے آزاد کردے گا۔

-> اس مہنے میں چار باتیں کثرت سے کیا کروٗ دو باتیں تو ایسی ہیں جن سے تم اللہ تعالیٰ کو خوش کردو گے۔ اور دو باتیں ایسی ہیں جن سے تم کو بھی کرے بغیر کوئی چارہ نہیں اور تم ان سے بے پروائی نہیں برت سکتے۔ وہ دو باتیں جن سے تم اللہ تعالیٰ کو خوش کرو گے وہ تو یہ ہیں کہ اس مہنے میں بکثرت کلمۂ شہادت اور استغفار پڑھا کرو۔ اور وہ دو باتیں جو تمہارے لئے بہت ضروری ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالی سے جنت طلب کیا کرو اور دوزخ سے پناہ مانگا کرو۔

(حدیث منذری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزے کی فضیلت

PREFERENCE OF FASTING

احادیث نبویؐ :۔

(1) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شئے کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے (ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ روزے سے بدن پاک وصاف ہوجاتا ہے۔

(2) فرمایا نبی کریم صلی للہ علیہ وسلم نے روزے دار کا سونا بھی عبادت ہے اور انکا خاموش رہنا تسبیح کے حکم میں ہے۔ اور اسکے عمل بڑھا دئے جاتے ہیں اور اس کی دعا مقبول ہے اور اسکے گناہ بخشدئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

(3) جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر (70) برس کی راہ جہنم سے دور کرتا ہے۔ (احمد)

(4) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے آگ کے مقابلہ میں ڈھال ہے مثل اُس ڈھال کے جو تم میں کوئی لڑائی کے مقابلہ میں ڈھال استعمال کرے۔ (احمد ترمذی)

(5) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شبہ ہر شام کو افطار کے وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں دوزخ سے آزادی ہے اور وہ ہر رات کو ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شام کو گناہ گار دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔

Back to questions

(6) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کی ایک دعا افطار کے وقت ضرور قبول ہوتی ہے۔(طبالسی)

(7) فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ایسے ہیں کہ ان کے کھانے کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔ بشرط کھانا حلال ہو۔

(۱) روزے دار (2) سحری کھانا (3) سرحد پر گھوڑا باندھنے والا اللہ کی راہ میں

(طبرانی)

(8) فرمایا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کا ایک دسترخوان ہے اس پر اسی نعمتیں ہیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے قلب میں ان نعمتوں کا خطرہ گزار۔ اُس دسترخوان پر سوائے روزہ داروں کے اور کوئی نہیں پہنچے گا۔ (محررنی)

(9) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے ایمان واحساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے گذشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔اور ایسے ہی جو لوگ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح وتہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب گذشتہ گناہ بخش دے جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

Back to questions

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان شریف کی فضیلت

(EXCELLENCE OF RAMAZAN)

حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میری اُمت کو رمضان کے بارے میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو پہلے کسی اُمت کو نہیں ملیں۔

(1) اُن کے منہ کی بساند بو اللہ تعالیٰ کو مشک (کی خوشبو) سے زیادہ پسند ہے۔

(2) اُن کیلئے پانی کی مچھلیاں تک دعائیں کرتی ہیں اور افطار تک کرتی رہتی ہیں۔

(3) اُن کیلئے روزانہ جنت کو سجایا جاتا ہے پھر اللہ تعالی جنت سے فرماتا ہے عنقریب میرے نیک بندے دنیا کی مشقتوں اور پریشانیوں سے نکل کر تجھ تک پہنچنے والے ہیں۔

(4) اُس مہینے میں سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ برائیوں تک وہ غیر رمضان میں پہنچ جاتے تھے اب نہ پہنچ سکیں۔

(5) رمضان کی آخری رات (یعنی 29 ویں یا 30 ویں شب) روزداروں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا یہ مغفرت کی رات ہی 'شب قدر' ہوتی ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ قاعدہ یہ ہیکہ جب کام ختم ہو جاتا ہے تو مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (احمد، بزار، بیہقی)

تشریح:۔ قربان اس مولائے کریم کی مہربانیوں کے کہ اس نے رمضان المبارک میں شیطانوں کو اپنے فضل وکرم سے گرفتار کر کے جکڑ دیا اور رمضان بھر ہمارے لئے عبادتوں کا

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

میدان خالی چھوڑ دیا۔یعنی اللہ تعالیٰ نے راستے کا یہ رُوڑا (شیطان) بھی رمضان بھر کیلئے صاف کر دیا اور حکم دیا کہ اب تو کچھ کر کے دکھا۔اَیسے بہترین اور قیمتی موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔روزہ رہنا اور عبادتوں کی کثرت کرنا چاہیئے۔

☆ یہی وجہ ہے کہ بُرے سے بُرے آدمی کے دل میں بھی خدا کا خوف اور نیکیوں کا شوق پیدا ہوجاتا ہے اور برائی سے بچنا آسان ہوجاتا ہے۔

-> لیکن ایک بات یہ بھی ہے کہ انسان گناہ کی طرف راغب محض شیطان کے وسواس کی وجہ سے ہی نہیں ہوتا بلکہ انسان کا اپنا نفس اور بری صحبتیں اور غلط عادتیں بھی بہت سے گناہ کراتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ کاہلی اور آرام طلبی کی بناء رمضان کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں۔

☆ روزہ دار کی منہ کی بو (smell) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اِسکا مطلب ہوسکتا ہے کہ روزہ کی وجہ سے پیدا ہونے والی بو، آخرت میں روزہ دار کے منہ سے مِشک سے بہتر اور نفیس تر خوشبو نکلے گی۔ نیز اس اِرشاد سے یہ منشا بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی روزہ دار کی منہ کی بو سے کراہت نہ کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسندیدہ ہے۔

☆ مچھلیاں دعائے مغفرت کرتی ہیں (ایک اور روایات میں فرشتے دعائے مغفرت کرنا آیا ہے) سے بھی یہ منشا ہے کہ روزہ دار اللہ تعالیٰ کے یہاں اس قدر عزیز ہوتا ہے کہ اسکے لئے عالمِ قدوس (آسمان) کے فرشتے اور عالمِ مادیت (دنیا) کی مچھلیاں جو اَن گِنت (بہت زیادہ) ہیں کہ جن کی گنتی کرنا مشکل کام ہے، روزہ دار کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

☆ اس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل سے روزہ دار کی رمضان کی آخری شب (رات) مغفرت کردی جاتی ہے۔اب اس سے بڑھ کر کیا اَجر اور انعام ہوسکتا ہے کہ بندہ رب کی بارگاہ میں مقبول اور اس کا ہر عمل مقبول ہوجائے۔

Back to questions

قرآن کی عظمت اور اسکا اعجاز ہونا

(MAGNIFICENCE OF QURAN & ITS WONDER)

وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِ نَا فَاۡ تُوۡ الِبسُوۡرَۃٍ مِنۡ مِّثۡلِهٖ وَدُعُوۡا شُهَدَآءَ کُمۡ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ۔(البقرہ آیت 23)

ترجمہ:۔ اور اگر اِس میں (قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں) تم کو شک وشبہ ہے۔جسکو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو (اچھا) تم اس (اُمّی) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شخص سے یا قرآن کی جیسی ایک سورۃ تولاؤ اور خدا کے سوا (ماہرین فن کو' حاضرین مجلس کو) اپنے یاروں' مدگاروں کو بلالو (ان سے مدد چاہو اپنے دیوتاؤں کو بھی پکارلو سب مل کر ایک سورۃ بناؤ)۔ اگر (تمہارا شک بجاہے اور اپنے انکار میں)۔تم سچے ہو۔ (تفسیر صدیقی)

<- صاحبو! خدا کی بنائی ہوئی چیزوں اور بندوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔مثال کے طور پر دیکھو ! دودھ کے اجزاء(Ingredients) معلوم ہیں ان کو ملا کر دودھ تو بناؤ۔ قِسم قِسم کے پھول' پھل کاغذ کے یا دوسری چیزوں کے آدمی بناتا ہے،مگر ایک چڑیا(Bird) کو تو دھوکا دیدو! ایک چوہے(Rat) کو یقین دلا دو کہ تمہاری بنائی ہوئی چیز خدا کی بنائی ہوئی چیز کے برابر ہے۔ایسا ہرگز نہ کرسکو گے۔

<- ہاں آدمیوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی نقل(Copy) دوسرا آدمی کرسکتا ہے۔مگر خدا کی بنائی ہوئی چیز کی نقل اتری ہے نہ اترے گی۔جان ڈالنا تو بڑی بات ہے صورت بھی نہیں بنا سکتے۔

<- جب خدا کی اور بندے کی بنائی ہوئی چیز کا معیار امتیاز یہ ٹھیرا تو قرآن کا جواب تو تیار کرو۔ہرگز نہ کرسکو گے۔یہ چیلنج تا قیامت ہے۔قرآن ہرلحاظ سے اعجاز(Wonder) ہے معجزہ (Miracle) ہے۔

Back to questions

->　ہرفن کا آدمی اگر قرآن کا مطالعہ کرے گا تو قرآن خود اسی کے فن میں معجزہ بن کر ظاہر ہوگا۔

قرآن کی حفاظت (protection of Quran): - قرآن شریف کی حالت یہ ہے کہ زمانہ نبوت سے اب تک لاکھوں اس کے راوی(Narators) اس کے حافظ (Conner) اس کے قاری چلے آرہے ہیں۔کیا مجال ہے کوئی حافظ تراویح میں ایک کلمہ کے عوض (بدلے) دوسرا کلمہ پڑھ دے یا زیر زبر کی غلطی کردے اور سامع (سننے والا) اس کو لقمہؔ (Promt) نہ دے۔ غرض کے قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا اور کسی نا قابلِ انکار طریقہ سے اس کو ثابت کیا۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے۔اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔"بے شک قرآن کو ہم ہی نے اتارا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرتے ہیں۔"

قرآن کا اسلوب(اسٹائیل) (STYLE & ELEGENCE OF QURAN) :

->　کوئی قرآن شریف اور حدیث کو ملا کر دیکھے حدیث کا اسلوب (Style) قرآن کے اسلوب سے ہرگز نہیں ملتا۔ جو لوگ اسالیب کلام سے واقف ہوتے ہیں وہ فوراً اس فرق کو کہہ دیتے ہیں۔ایسے صاحب ذوق عرب بلکہ عجم کو بھی بلا شبہ قرآن کے اعجاز فصاحت و بلاغت (ELUCANCY) میں کیا کلام ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف کچھ اور ہی شئے ہے۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

->　قرآن شریف خدائی لہجہ ہے اور اس کی یکسانی (Unifomity) کی یہ حالت ہے کہ اس سے نہ ایک حرف نکل سکتا ہے نہ زیادہ ہوسکتا ہے۔نہ جملے کی شکل تبدیل ہوسکتی ہے نہ ایک حرف کی جگہ اس کا مترادف (Synonym) ہی رکھا جاسکتا ہے۔حالانکہ قرآن شریف (23) سال تک اترتا رہا۔

Back to questions

-> غرض قرآن شریف اسلوب، یکسانی، غیب گوئی۔ قصص(Naration)۔پیش گوئی اور تاثیر(Influence) بلکہ ہرلحاظ سے اپنی نظیرآپ ہےاوراسطرح یہ تاقیامت اِعجازومعجزہ ہے۔ ایک ''مکمل ضابطِ حیات وہدایت''(Altimate Code of life & guidence)ہے، جسے پیغمبرصلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نظری اور عملی حیثیت سے مکمل کرکے امت کے سپرد کیا۔

-> اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مسلمان، اُمت محمدی ﷺ پہلے خوداپنے فرائض سے اپنے قوانین حیات (قرآن)سے اوراُن فتنوں سے جو پیغمبروں کی اُمتوں میں رونما ہوتے رہے ہیں اچھی طرح واقف اورخبردارہوجائیں پھراسلام سے بیگانہ(ناواقف) دنیا کے سامنے خدا کی ہدایت اور اسکے راستہ کی دعوت لے کر آگے بڑھیں تا کہ دنیا میں اَمن وسلامتی قائم ہوسکےاورلوگ اپنے خالق ورب کی اوراسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیارکرکے راہ نجات پاسکیں۔یہ اُس وقت ممکن ہے جب ہم اپنے بچوں اور نوجوانوں میں قرآن کی تعظیم وتعلیم عام کریں اوراس اہم ترین فرض کی ادائی میں کوئی کوتاہی نہ ہونے دیں۔

قرآن شریف کی ہمہ گیری

(QURAN'S ALL EMBRACING IN NATURE) FOR ALL TIME

-> قرآن شریف میں خوبصورتی، دلکشی،لطیف پاکیزہ جذبات کےتمام سامان موجود ہیں جوکسی انسان کےکلام میں موجودنہ ہوں۔یہ ایک سچااورزندہ کلام اللہ کاہےجوانسانی فطرت کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔اعتراضات(OBJECTION)اورنکتہ چینوں(CRITICISM) سے متاثرنہیں(UNEFFECTED) ہوتا بلکہ اُن اعتراضات کامعقول(REASONABLE) جواب اس میں موجودہے۔قرآن کی تعلیم اعلیٰ مقاصداور بلنداخلاق کی تعلیم ہے۔

Back to questions

-> قرآن حکیم کے مضامین کی بلندی وسعت (High Range) اور ہمہ گیری اُسکا اِنسانی دماغ کومنور کردینا اورانسانی قلوب (دلوں) کی گہرائیوں میں داخل ہوجانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ کلامُ اللہ ایک سمندر ہے۔جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

-> آج اکثر مذاہب کے لوگ اپنے مذہب سے بیزاری کا اظہار کررہے ہیں۔مگراس زندہ کلام کے ماننے والے مومن ہیں۔اس میں زیادہ سے زیادہ لذت حاصل کررہے ہیں جس کی تعلیم سے دن بہ دن اس میں پاکیزگی بڑھتی جارہی ہے۔

-> قرآن شریف جہاں ظاہری صفائی پرزور دیتا ہے وہیں باطنی پاکیزگی (روحانیت) کی بھی تلقین (PERSUASION) کرتا ہے۔اسطرح ہر لحاظ سے تزکیہ نفس (PURIFICATION OF SELF) کے ذریعہ انسانی قدروں کواجاگر کرتا ہے۔

-> ہم خوش نصیب ہیں کہ ہم کواللہ تعالیٰ اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدافرمایااور اس عظیم قرآن کریم کی دولت سے مالا مال فرمایا۔

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزولِ قرآن

(REVELATION OF QURAN)

<- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع شروع رویائے صادقہ (سچے خواب) پڑتے ۔ خواب میں جو دیکھتے وہی دنیا میں نمودار ہوتا۔ اسکے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حِرا (CAVE HIRA) میں چلہ کشی فرماتے ۔ لوگوں سے الگ خلوت (تنہائی) میں رہتے ۔ غارِ حِرا میں ہی پہلی دفعہ قرآن شریف اُترا تو وہ ''سورۃ العلق'' کی پہلی پانچ آیتیں تھی ۔

سوال: - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کس کس طرح سے وحی (REVELATION) آیا کرتی تھی ؟

جواب: - ا۔ ایک وحی جلی (SALIENT REVELATION) جس میں الفاظ بھی خدائے تعالیٰ کے رہے۔ یعنی ''قرآن''۔

۲۔ دوم وحی خفی (CONCEALED REVELATION) جس میں معنی کا القاء (REVELATION) ہوتا اور الفاظ القاء نہ ہوتے ۔ اس کو ''حدیثِ نبوی ﷺ'' کہتے ہیں۔

<- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر خود قرآن کا القاء کبھی بلا واسطہ (DIRECTLY) ہوتا کبھی جبرئیلؑ (فرشتہ) کے توسط (ذریعہ) سے ہوتا۔

☆ بلاواسطہ (Direct) میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں سُنسنیاں چھُوٹتیں (SENSATION) جیسی بے ہوشی میں وحی ہوتی ہیں۔

☆ جبرئیلؑ ''مثالی شکل'' لے کر آتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف نہ ہوتی ۔ تاہم

Back to questions

وحی کے وقت ایک ہلکی سی مدہوشی ضرور رہتی۔

☆ پہلی دفعہ جبرئیل امینؑ آئے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے لگایا اور زور سے بھنچا (Gently trembled)۔ یہ غارِ حِرا کا واقعہ ہے۔ ہر دفعہ جبرئیلؑ کہتے تھے "پڑھو" (READ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اسطرح جبرئیل امینؑ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار سینہ سے لگانا، القاء (وحی) کی ایک صورت (Form) ہے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جسمانیت کا لحاظ کرتے اس قابل ہوگئے کہ 'وحی الٰہی' کے بار (Liblity) کو اٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے "اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اُتارتے تو وہ پارہ پارہ (PIECES) ہو جاتا"۔

☆ بہر حال یہ سینہ سینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس میں بڑی گنجائش ہے۔ پہاڑ سے زیادہ برداشت کی قوت ہے۔ جبرئیلؑ کی ملاقات اور قرآن شریف اُترنا شروع ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سردی محسوس ہوئی۔ روح عالم بالا کی طرف متوجہ ہوگئی۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے اور تن کو سنبھالنا دُشوار ہوگیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو فرمایا ''مجھے کمبل اُڑھا دو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے اپنی جان کا خوف ہو رہا ہے''، یہ وحی کی سخت کیفیت محسوس کی تو فرمایا، یعنی اِس سخت کیفیت کو کیسے برداشت کروں۔

اُم المؤمنین بی بی خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو اطمینان دلایا اور کہا ''آپؐ مہمانوں کو کھلاتے ہو۔ غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہو دوسروں کی مدد کرنے میں آپؐ کی ذاتی غرض کچھ نہیں ہوتی۔ آپؐ کے سب کام اللہ کے واسطے ہوتے ہیں۔ خدا آپؐ کو رسوا نہ کرے گا''۔ اور اپنے قرابتدار ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل انجیل (Bible) سے واقف

Back to questions

تھے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا ماجراء (کیفیت) سنا تو کہا ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی سختیاں اُٹھائیں گے۔ مخالفین آپ ﷺ کو وطن سے نکال دیں گے۔ اس زمانے تک میں رہتا تو آپ کی مدد کرتا''، گو ورقہ بن نوفل پہلے صحابیٔ رسول ہوئے۔

☆ اس کے بعد چند روز وحی کا آنا ملتوی (PUT OFF) رہا۔ تاکہ جسم مبارک پر زیادہ بار نہ پڑے پھر نماز کیلئے سورۃ فاتحہ کی تعلیم دی گئی۔ پھر چند دن وحی ملتوی رہی۔

قرآن شریف میں اِنَّا اَنزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ ہے۔ اِنَّا نَزَّلْنٰهُ بھی ہے اور نُنَزِّلُ بھی ہے اِنزَال کسی چیز کے پورے کے پورے اُترنے کو کہتے ہیں۔ اور تَنزِیل رفتہ رفتہ، تھوڑا تھوڑا اُتارنے کو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف دفعۃً لیلۃ القدر میں اُترا۔ پھر حسبِ ضرورت اُمت کو قرآن کے آیات کی تبلیغ کی گئی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارک یہ تھی کہ قرآنِ شریف کی اُمت کو تبلیغ کی جاتی تو فرماتے کہ "اِس آیت کو اُس آیت سے پہلے رکھو" اسطرح آیات قرآنی کی ترتیب خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم فرمائی۔

☆ سوال:- یہ قرآن شریف کب جمع ہوا ؟

-> جواب:- قرآن ابتداء متفرق (الگ الگ) چیزوں پر لکھ لیا جاتا تھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارک رہی کہ لکھے پڑھے آدمی کو مختلف مقامات پر بھیج دیتے کہ وہ قرآن کی تعلیم دے۔ یعنی حیات طیبہ میں ہی قرآن کے مدارس جاری ہو گئے تھے۔

-> حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں تمام مکتوب کو ایک جگہ کر دیا۔ اسطرح آپؓ پہلے جامع القرآن ہیں۔

Back to questions

-> پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ترتیب وار کتابی شکل میں قرآن شریف کے سات (7) نسخے (قرآن) تیار ہوئے۔ اور بڑے بڑے شہروں میں روانہ کروائے گئے۔ اصل نسخے اب بھی اُن شہروں میں ہیں۔ پھر حجاج بن یوسف کے زمانے میں روایت کے موافق اعراب (زیر وزبر وغیرہ) لگائے گئے۔

-> یاد رہے کہ ہم کو ''قرآن'' کانوں سے ملا نہ کہ آنکھوں سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صحابہ نے سنا، اُور اِن حفظ کرنے والوں (CONNER) کا سلسلہ جاری ہے قرآن شریف میں ہے اِنَّـا نَـحۡـنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (بے شک قرآن کو ہم ہی نے نازل فرمایا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرتے ہیں)۔ قرآن متواتر (Continuos) ہے۔

-> علم دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کتاب اور قلم کے ذریعہ سے۔ اور ایک علم "علم لدنّی" بغیر قلم کے۔ علمِ لدنی وحی والہام ہوتا ہے۔ پیغمبروں کی استعداد اور قابلیت اعلیٰ ہوتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ اُن کو وحی (REVELATION) سے سرفراز فرماتا ہے۔ الہام (INSPIRATION) ظنی علم (PRESUMED KNOWLEDGE) ہے جو اولیاء کو ہوتا ہے۔

اولیاء کے الہام کے انکار سے محرومیت (DEPRIVATION) ہوتی ہے مگر پیغمبر کی وحی کا انکار کفر (INFIDALITY) ہے۔ وحی کی پیروی لازم ہے۔ پیغمبر پر بلاواسطہ لازم ہے اور دوسروں پر پیغمبر کے توسط سے۔ (تفسیر صدیقی)

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

(RECITATION OF QURAN & ITS GREATNESS)

یاد رہے کہ جو فضیلت تلاوت قرآن کی بیان کی جارہی ہے وہ احادیث کی روشنی میں عام دنوں کے اعتبار سے ہے۔ رمضان مبارک میں تو تلاوت قرآن کی فضیلت 70 مرتبہ زیادہ ہوگی۔

-> سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے "سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کرنے والا ہے" (کنزالعمال)

-> رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے "جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف (Letter) پڑھا اس کے لئے اس کے عوض (بدلہ) ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس (10) گناہ ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا "الٓمٓ" ایک حرف ہے (بلکہ) "الف" ایک حرف "لام" ایک حرف اور "میم" ایک حرف۔ (مشکوٰۃ)

-> قرآن کی تعلیم سب سے افضل ہے۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "بلاشبہ تم میں سب سے افضل وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی یا دوسرے کو اِس کی تعلیم دی۔" (بخاری)

-> زبان میں لکنیت (STAMMERING) والے کو دوگنا ثواب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ کراماً کاتبین (فرشتوں) کے ساتھ ہے۔ اور جو شخص رُک رُک کر قرآن پڑھتا ہے وہ اُس پر شاق یعنی اُس کی زبان آسانی سے

Back to questions

نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے۔اُس کے لئے دو اجر ہیں۔" (بخاری)

-> سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس کے جوف (سینہ) میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ جوف ویران مکان کی مثل ہے۔

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ فرماتا ہے کہ جس کو تلاوتِ قرآن نے میرے ذِکر اور مجھ سے سوال کرنے (دعا) سے باز رکھا، اُسے میں اِس سے بہتر دونگا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں، اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت اُس کی مخلوق پہ ہے۔ (ترمذی)

-> سورۃ یٰسٓ پڑھنے سے دس (10) قرآن کا ثواب۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ہر چیز کے لئے دل (HEART) ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسٓ ہے جس نے یٰسٓ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس (10) بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا"

-> سورۃ فاتحہ سات (7) قرآن کے برابر۔ حدیث شریف میں ہے کہ پورے قرآن میں سب سورتوں سے برتر "سورۃ فاتحہ" ہے۔ ابونعیمؒ اور دیلمیؒ نے ابوداؤدؒ سے روایت کی ہے کہ اگر "فاتحہ الکتاب" یعنی سورۃ فاتحہ کو ایک پلہ ترازو میں رکھیں اور تمام قرآن دوسرے پلہ میں تو سورۃ فاتحہ سات قرآن کی برابر ہو۔

-> فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دن رات یا دن میں تین (3) بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "سورۃ الاخلاص" پڑھے گا پورے قرآن کے برابر ہوگا۔ (ابن بخار)

-> حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سورۃ الخلاص کا ثواب قرآن کے تیسرے حصّہ کے برابر ہے۔ (بخاری)

-> حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

Back to questions

شخص مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے اور سورۃ الاخلاص گیارہ (11) بار پڑھ کر ثواب اہل القبور کو بخشے تو اس کو سورۃ اخلاص پڑھنے کا اتنا ثواب ملے گا جتنے اس قبرستان میں مُردوں کی تعداد ہے۔ (فوائد)

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو یاد کرلیا (حفظ کرلیا) اُس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام جانا۔ اُس کے گھر والوں میں سے اُن دس (10) شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہوچکی تھی۔ (ترمذی ابن ماجہ)

-> حدیث شریف میں ہے کہ روزہ اور قرآن دونوں روزہ دار کی سفارش (شفاعت) کریں گے۔ (بخاری) لہٰذا رمضان مبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔ نماز میں قرآن پاک کا ثواب علیٰحدہ پڑھنے سے بہت زیادہ بھی ہے۔

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قیامِ نماز

(PERFORMANCE OF SALAH)

- نماز ترجمہ ہے لفظ "صلوٰۃ" کا جس کے معنی "دعا" کے ہیں۔ اور اصطلاحِ شرع میں مخصوص اَفعال (قیام، رکوع، سجود وغیرہ) کا نام نماز ہے۔

- نماز وہ عبادت ہے جو سب سے پہلے ''فرض'' ہوئی اور پھر سب سے پہلے دنیا سے اٹھالی جائے گی۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن اُسی کا سوال ہوگا۔

- حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام سے لے کر اس وقت تک جتنے انبیاء (علیہم السلام) گزرے سب پر نماز فرض تھی۔ اَلبتہ تعداد اور طریقِ ادا میں فرق رہا۔ اور اب شریعت اسلامیہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں جس طریقِ ادا کا حکم ہے وہ اکمل ترین (Extremly Excellent) طریق ہے۔

☆ برکاتِ نماز (BLESSING OF SALAH):- نماز خدا کے ساتھ تعلقاتِ بندگی کو تازہ کرتی ہے۔ انسان کی زندگی کو پاکیزہ اور شریفانہ بناتی اور اسکو تمام برائیوں سے باز رکھتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاداتِ مبارکہ ہیں:

(1) جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح دور ہو جاتے ہیں جس طرح حریف (خزاں) کے موسم میں درختوں سے پتے گرتے ہیں۔

(2) جس طرح کسی نہر (Canal) میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرنے کے بعد بدن پر میل کچیل باقی نہیں رہتا اسی طرح نماز کی بدولت گناہ کی کثافت (Density) دور ہو جاتی ہے۔"

(3) ایک نماز سے دوسری نماز تک جتنے (صغیرہ) گناہ ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔

(4) ہر چیز پر آگ اثر کرتی ہے مگر نمازی کی پیشانی پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ نماز مومن کا نور ہے۔

(5) جو شخص نماز کا پابند رہے گا، قیامت میں اس کے ساتھ نور ہوگا اور نماز اس کے لئے نجات کا باعث ہوگی۔

(6) نماز جنّت کی کنجی (key) ہے۔ نماز شروع کرتے ہی جنت کے دروازے کُھل جاتے ہیں، اور کوئی چیز نمازی اور اللہ کے درمیان حائل (INTERVEN) نہیں رہتی۔

(7) بندہ کو اللہ کا قرب (PROXIMITY) زیادہ تر سجدہ ہی میں حاصل ہوتا ہے۔

(8) نماز میری (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے) آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اور معراج المؤمنین ہے۔ نماز میں نمازی اللہ تعالیٰ سے سرگوشی (راز و نیاز) کرتا ہے۔

☆ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ایک شخص نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ "اللہ نے اپنے بندوں پر کیا کیا فرض کیا؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچ وقت کی نماز" اُس نے پوچھا اِس کے علاوہ کیا فرض کیا؟ آپؐ نے فرمایا "پانچ وقت کی نماز کے سوا اور کچھ فرض نہیں"۔ اس نے جواب دیا۔ اگر ایسا ہی ہے تو خدا کی قسم میں اُس میں سے کچھ کم نہ کروں گا۔ نہ اس میں کچھ بڑھاؤں گا۔ تب آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن بندہ سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہی ہے۔ جس نے مکمل طور پر نماز ادا کی ہوگی اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہے گا اس شخص سے پوچھو کہ کیا اس نے کچھ نفل بھی ادا کیے تھے؟ اگر کیے تھے تو وہ بھی فرضوں میں شامل کر دو اور اس کی کمی پوری کر دو۔"

☆ **نماز باجماعت** : نافعؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اکیلے نماز پڑھنے والے اور دو کے ساتھ یعنی باجماعت نماز پڑھنے والے میں ستائیس (27) درجوں کا فرق ہے۔

<- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے عوض (بدلے) ایک نیکی عطا کرتا ہے اور ایک بدی کم کر دیتا ہے، اُس کا درجہ بڑھا دیتا ہے اور خدا اس سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے مدت سے بچھڑے ہوئے دوست ایک دوسرے سے مل کر خوش ہوتے ہیں۔

<- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا ''جو شخص صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اسے مَبْــــرُوْرُ (مقبول) حج ،قبول عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو ایسی پچیس (25) نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جنت میں اس کے ستر (70) درجے بڑھائے جائیں گے۔ عصر کی نماز باجماعت ادا کر کے مغرب کی نماز تک ذکر الٰہی کرنے والے کو ایسا ثواب ملتا ہے۔ گویا اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بارہ ہزار بندوں کو آزاد کیا۔ مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے والے کو پچیس (25) نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور جنت میں اس کے ستر درجے بڑھائے جاتے ہیں۔ عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے شبِ قدر میں ساری رات عبادت کی۔

آداب نماز : نماز کے لئے کھڑا ہو تو اللہ کے حکم سے کھڑا ہو۔ نماز کیلئے مسجد میں جائے تو ثواب کی نیت سے جائے۔ نماز شروع کرے تو پاک نیت سے شروع کرے۔ پھر تعظیم سے تکبیر کہے۔ اچھی طرح سے قراءت کرے۔ عاجزی سے رکوع کرے۔ سجدہ میں تواضع

(عاجزی) دکھائے۔ پھر تشہد اخلاص سے پڑھے۔ رحمت کے ساتھ سلام پھیرے۔ یہ متقیوں کی نماز ہے۔

معرفتِ نماز: معرفت نماز یہ ہے کہ آدمی بہشت کو دائیں جانب اور دوزخ کو بائیں جانب خیال کرے اور سمجھے کہ پل صراط میرے پاؤں تلے ہے۔ میزان کو آنکھوں کے سامنے سمجھے یقین رکھے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر یہ یقین نہ ہو تو پھر سمجھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ خواص اللہ والوں کی نماز ہے۔ اسکو حدیث میں ''احسان'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

رمضان میں قیام: ایک دفعہ رمضان کے چاند میں لوگوں کو شک ہوا اور اتفاقاً ایک بدوی (گاؤں والا) پہاڑی علاقہ سے جس کا نام حرہ ہے آ گیا اس نے گواہی دی کہ میں نے شام کو چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا ''کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں''؟ اس نے جواب میں عرض کیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپؐ کی رسالت پر اعتقاد رکھتا ہوں۔ پھر اُس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اعلان کر دیا کہ لوگ قیام (تراویح) اور روزہ رکھیں۔ (ابوداؤد)

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ رہا کہ آپ ﷺ قیام رمضان (تراویح) کے لئے لوگوں کو ترغیب دیا کرتے مگر تاکیدی حکم نہیں فرماتے اور اس طرح اِرشاد فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں قیام کرے گا اور یہ قیام بھی عقیدے اور ثواب کی امید کے ساتھ کرے گا تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دئے جائینگے۔ پھر نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال کے بعد کام اسی طرح رہا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی کام یوں ہی رہا۔ بلکہ

Back to questions

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ابتدائی حصے میں کام یوں ہی چلتا رہا۔ (مسلم)

-> حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں ایک رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی جانب نکلا تو لوگوں کو دیکھا متفرق نماز ادا کرے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ نہ نے فرمایا کہ میں ان سب کو ایک قاری پر جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر آپ ؓ نے سب کو ابی بن کعبؓ پر جمع کرادیا۔ پھر ایک اور رات جب حضرت عمرؓ نکلے تو دیکھا کہ لوگ سب ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ اچھی بدعت ہے۔یعنی ''بدعتِ حسنہ'' ہے۔اسطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے تراویح باضابطہ باجماعت ادا کی جانے لگی۔

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے پورے مہینہ کے روزہ اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور رات کے قیام کو سنت کیا ہے۔ جو شخص پختہ عقیدہ اور ثواب کی نیت سے دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام (تراویح) کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے جس دن جنا تھا۔ (ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ اور صدقات اور اسکی اہمیت

IMPORTANCE OF OBSERVING FAST & OFFERING CHARITIES

آیت (1) مَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَھُم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ أَنۢبَتَتْ

سَبعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حُبَّۃٍ ط

وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آیت 261 البقرۃ)

ترجمہ :۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے (قسم قسم کے) مالوں کو راہ خدا میں صرف کرتے ہیں (دیتے ہیں) مثل اس دانہ کے ہے جس میں سے سات (7) بھٹے نکلے اور ہر بھٹے میں سو (100) دانے ہیں۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے کئی گُنا کر دیتا ہے (اسکی سخاوت کشادہ ہے) اس کی عطا وسیع ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (اور بہت ہی باخبر ہے)۔

<- رمضان میں روزے کے ذریعے جہاں انسان کو احکام الٰہی کا مطیع و فرمانبردار بنایا جاتا ہے، تعلیمات نبوی ﷺ کی تعمیل کرنے کی تربیت و ٹریننگ دی جاتی ہے وہیں بندگان خدائے کے ساتھ ہمدردی و محبت کی تربیت بھی ہوتی ہے۔ اُن کے حقوق کی جانب توجہ دلائی جاتی ہے۔

<- اس لئے اس ماہ رمضان میں "صدقہ فطر" متعین کیا گیا ہے تاکہ ایک طرف روزہ داروں سے جو کوتاہیاں اور غلطیاں رہ گئی ہوں ان کے لئے کفارہ بن سکے وہیں اصلی غائت یہ بھی ہے کہ اس سے غربا مساکین (POOR) کا بھلا ہو اور معاشی بحران (FINANCIAL CRISES) بہ آسانی ختم ہو سکے۔

Back to questions

<- حقیقت یہ ہے کہ اس طرح صدقات وانفاق سے جہاں ظاہری فوائد حاصل ہوتے ہیں وہیں نفس کی طتہیر وتزکیہ(PURIFICATION) ہوتا ہے۔اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ جب کوئی اپنا مال راہ خدا میں دے گا تو اس کا دل بھی خدا کی جانب زیادہ لگا رہیگا۔اس سے مادیت(MATERIALISM) اور دنیاوی رغبت(INCLINATION) میں کمی واقع ہوگی۔

آیت (2) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرۃ آیت262)

ترجمہ :۔ جولوگ راہٗ خدا میں اپنے مال صرف کرتے ہیں اور اسکے بعد احسان دھرتے ہیں نہ ایذا پہنچاتے ہیں۔خدا کے پاس اُن کے دئے ہوئے کا بدلہ ملے گا۔نہ اُن کو کسی قسم کا خوف ہوگا نہ حزن وملال۔ (تفسیر صدیقی)

<- یاد رکھو! وہ سخاوت کوئی چیز نہیں جس میں احسان جتلایا جائے یا کسی قسم کی تکلیف وایذا دی جائے۔بہت سے لوگوں کی عادت ہے فقیر کو پیسہ دیتے ہیں اور ساتھ ہی دو چار باتیں بھی سنا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے ناک میں دم کر دیا ہے۔ایک کو دیں دو کو دیں۔خیرات کریں، چندے دیں، آخر کن کن کو دیں ہٹے کٹے ہو دس کو پالنے کے قابل ہو۔تم خود کماؤ کھاؤ اور کھلاؤ وغیرہ وغیرہ۔اس طرح ایذا دہی سے بچنے کی ضرورت ہے۔بلکہ ارشاد باری تعالیٰ پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

آیت (3) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًىo
وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌo (البقرہ۔263)

ترجمہ:۔ اچھی بات کہنا اور مغفرت وخطا پوشی کرنا (غلطی کو درگذر کرنا) ایسے

Back to questions

صدقے (اور خیرات) سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا (اور دُرشت گوئی) سخت کلامی ہو۔اور اللہ غنی (بے نیاز) ہے اور حلیم ہے (سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا)۔

آیت (4) یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَا تِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی لا کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْ مِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِفَمِثْلُهٗ کَمَثَلُهٗ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَکَهٗ صَلْدًا ط لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْئٍ مِمَّا کَسَبُوْاط وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰافِرِیْنَ o۔ (سورۃ البقرہ264)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! تم اپنی نیکیوں کو برباد نہ کرو (اکارت جانے نہ دو) احسان دھر کر، ایذا پہچا کر جیسے کسی نے دکھاوے کو خیرات کی ہے۔ نہ اُسکو خدا پر ایمان نہ آخرت کا یقین۔اُس کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہے اُس پر تھوڑی مٹی تھی اور اس پر موسلا دھار بارش پڑگئی۔پھر وہ جیسے پہلے چکنا پتھر تھا پھر چکنا ہو گیا۔اپنی کمائی سے اُن کو کچھ نہ ملا۔اللہ (ازلی) کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (تفسیر صدیقی)

تشریح: صاحبو! صدقہ وخیرات کے اہم شرائط یہ ہیں کہ اس طرح کے صدقات، جذبہ مادیت و دنیاداری سے پاک ہوں، ریا یعنی دکھاوے کا شائبہ نہ ہو۔احسان جتانے کی اسپرٹ بالکل نہ ہو بلکہ تصور صرف رضائے الٰہی کا حصول ہو۔جو لوگ صدقات وخیرات تو خوب کرتے ہیں لیکن ان کو سخاوت وفیاضی کا شُہرہ (شہرت) مطلوب ہوتا ہے اور لوگوں پر احسان جتانا ایذا پہچانے میں اپنے نیکیوں کو برباد کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے چکنا پتھر پر کچھ مٹی ہو اور بارش پڑنے پر وہ ڈھل گئی ہو اور پتھر چکنا رہ گیا ہو۔انکی اپنی کمائی سے کچھ نہ ملا۔

آیت (5) وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَموَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتاً مِنْ اَنْفُسِهِمْ کَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَهَا ضِعْفَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا

Back to questions

وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ o۔(البقرہ 265)

ترجمہ :۔ اور اُن لوگوں کی مثال جو خدا کی رضا جوئی اور اپنا اعتقاد اور نیت برقرار رکھنے کیلئے مال خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی ہے جو نرم اور بلند زمین پر واقع ہے۔اس پر زوردار بارش پڑی تو اُس نے دو چند (دوگنا) پھل دے۔اور پھر زوردار بارش نہ بھی پڑے تو اُوس (شبنم)(DEW) ہی کافی ہے اور اللہ، تم جو کچھ کررہے ہو اسکو دیکھ رہا ہے۔ (تفسیر صدیقی)

-> احکام خداوندی اور حقوق ربّانی جس قدر اہمیت کے حامل ہیں، حقوق العباد اُن سے کچھ کم نہیں۔ بلکہ انسان احکام الٰہی اور حقوق اللہ کی تعمیل مکمل اطاعت و بندگی کے ساتھ کرتا رہے لیکن دوسری جانب اسکے سلوک و برتاؤ سے بندگان خدا کو ایذا (تکلیف) پہنچتی ہو تو اسکے سارے اعمال بے فائدہ ہیں۔ بلکہ وبال جان ہیں۔

-> اسلئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں لازم وملزوم ہیں۔ دونوں میں ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ 'روزہ' جہاں انسان کو احکام خداوندی کا مطیع وفرمانبردار بناتا ہے، وہیں انسانی ہمدردی اور بندگان خدا سے محبت اور نیک سلوک کی تربیت بھی کرتا ہے تاکہ حقوق العباد کی ادائی میں اسکو ہر وقت مستعد (تیار) رکھے۔

آیت (6) اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ج فَأَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۔ (البقرہ۔ 266)

ترجمہ :۔ کیا تم سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے ایک باغ ہو جس میں کھجور

Back to questions

کے درخت اور انگور کی سے نہریں بہتی ہوں اس باغ میں ہر قسم کا میوہ ہو۔ اسے بڑھاپے نے آ گھیرا ہو۔ اس کے (چھوٹے چھوٹے) ضعیف و ناتواں بچے ہوں۔ پھر ایک بگولہ (بجلی) آئے جس میں آگ بھی ہو اور باغ جل جائے۔ خدائے تعالیٰ تمہارے لئے ایسی نشانیاں بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور فکر کرو (اور سونچو سمجھو)۔

تشریح :۔ خیال کرو کیسا اچھا باغ ہے مگر بڑھاپے کے وقت بگولا آئے اور سارے باغ کو جلا کر سیاہ کردے جبکہ اس شخص کے چھوٹے بچے ہوں۔ ایسے شخص کی پریشانی کی کیا حالت ہوگی۔ یہی حالت ہے احسان کر کے (چاہے احسان مالی مدد کی شکل میں ہو یا کسی ہمدردی یا صلہ رحمی کی ہی ہو) احسان دھرنے والے کی کہ کیا کرایا سب برباد۔

آیت (7) یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓ اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ط وَاعْلَمُوْ اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔ (البقرہ۔267)

ترجمہ:۔ اے ایمان دارو ! تم خدا کے نام پر خیرات کرو (صدقات دو) تو اپنی اچھی کمائی میں سے دو۔ اور اس چیز میں سے دو جس کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔ اور خبیث و ناکارہ چیزوں کے دینے کا ارادہ نہ کرو۔ تم ناکارہ چیز کو نہیں لیتے مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی (آنکھ بند) کر جاؤ اور خوب جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے (بے پرواہ ہے) مستحق حمد وثنا ہے (اور بڑا ہی خوبیوں والا ہے)۔ (تفسیر صدیقی)

تشریح :۔ یاد رکھو کہ تمہارے اعمال عالم مثال و آخرت (world of similitude here-after) میں صورت لیں گے۔ حلال کا پیسہ جائز طور سے کمائی ہوئی چیزیں، خوبصورت،

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

خوشبودار اور خوش ذائقہ اشیاء کی صورت لیں گی اور ناجائز اور حرام کی کمائی بدصورت' بدبودار اور بدمزہ چیزوں کی صورت لے گی۔

اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے۔ اسکو تمہارے ناجائز پیسہ یا ناکارہ چیزوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایسا فرما کر اللہ تعالیٰ غریبوں اور فقیروں کی عزت نفس (SELF RESPECT) کا خیال رکھنے اور انکے ساتھ پوری ہمدردی سے پیش آنے کی طرف تلقین کرتا ہے۔

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ

(BASIC TAX IN ISLAM)

☆ زکوۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔شریعت مقدسہ میں نماز کے بعد سب سے زیادہ اسی کی تاکید ہے اوراس کی فضیلت بھی بہت ہے۔زکوۃ کی فضیلت اور تاکید قرآن شریف میں (32) جگہ تو نماز جیسی عظیم الشان عبادت کے متصل (ساتھ) فرمایا گیا ہے اور متعدد جگہ علیحدہ بھی ذکر ہے۔احادیث شریف میں بھی نماز اور زکوۃ کو ایک ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔

☆ قرآن شریف میں ہے''اور جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال (کی زکوۃ دینے) میں بخل(STINGNESS) کرتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ بخل ان کیلئے مفید ہے۔(وہ یقین کرلیں کہ) وہ اُن کے لئے برا ہے عنقریب قیامت کے دن جس چیز کے ساتھ انہوں نے بخل کیا ہے اُس کا طوق انہیں پہنایا جائے گا۔ (آل عمران)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ مال(WEALTH) دے اور وہ اس کی زکوۃ(RELIGIOUS TAX) نہ ادا کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن اس کے سامنے ایک مار(سانپ) سیاہ کی شکل میں ظاہر ہوگا۔وہ اس کی گردن میں لپٹ جائے گا اور اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں۔تیرا خزانہ(TREASURE) ہوں۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بعض قبائل(TRIBES) نے چاہا کہ زکواۃ نہ دیں تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے جہاد کا قصد(ادارہ) فرمایا۔"جس نے نماز اور

زکوٰۃ میں فرق سمجھا اس سے میں ضرور لڑوں گا۔"

حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور اکرام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ا۔ ''زکوٰۃ دے کر اپنے اموال کو مضبوط قلعوں میں (محفوظ) کرلو۔''

۲۔ ''جس مال کی زکوٰۃ نہیں دیجاتی وہ مال ضائع (WASTED) ہوجاتا ہے''۔

۳۔ ''اپنے اموال کی زکوۃ نکالو کہ وہ پاک کرنے والی ہے تم کو پاک کردے گی''۔

۴۔ ''زکوۃ اسلام کا پل (BRIDGE) ہے''۔

۵۔ ''تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرو''۔

☆ زکوۃ کے معنی لغت (DICTIONARY) میں پاک ہونے اور برکت اور بڑھنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اپنے مال کے ایک جُز (PART) (یعنی نقد مال کا جس پر ایک سال گزر جائے چالیسواں حصّہ) کو۔ خالصتًا لِلّٰہ اُس مسلماں فقیر کو (جو سید یا سید کا شرعی غلام نہ ہو) (زکوۃ کا) پوری طرح مالک کردینا ہے۔

☆ زکوۃ کا حکم:۔ زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل، بالغ صاحبِ نصاب پر (خواہ مرد ہو یا عورت) فرض عین ہے۔

۲۔ زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر "کافر" ہے۔

۳۔ زکوۃ کا ادا نہ کرنے والا فاسق اور ادا کرنے میں تاخیر کرنے والا گنہگار اور ادا سے روکنے والا مستحق ''قتل'' ہے۔

☆ پانچ (5) قسم کے مالوں پر زکوٰۃ وصول ہوگی۔

ا۔ سونا، چاندی (خواہ سکہ کہ صورت میں ہوں یا زیور کی صورت میں)

۲۔ مال تجارت۔ (اُس مال کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کے مطابق

Back to questions

کر کے زکوٰاۃ دی جائے گی)

۳۔کھیتی کی پیداوار خشک (سوکھ) کر پورا سال رہ سکتی ہو۔مثلاً اناج ہر قسم کا سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں۔

۴۔چوپائے پر (جیسے بکری گائے) جو سال کے اکثر حصے میں جنگل میں چرنے والے ہوں۔

۵۔دفن شدہ خزانہ یعنی دفینہ جب کسی کو ملے۔

☆ **نصاب** :۔ یعنی وہ حد (Extent) جب زکوٰۃ لاگو ہو جائے۔

ا۔چاندی کا نصاب ساڑے باون (52.5) تولے۔اس میں سے تین ماشے اور پانچ رتی زکوٰۃ دی جائے گی۔

۲۔سونا کا نصاب (7.5) ساڑے سات تولہ۔اس میں سے دو ماشے دو رتی زکوۃ دی جائے گی۔

۳۔رقم (روپیہ) جو ضروریات زندگی (حاجت اصلی) سے زائد ہو اس میں سے ڈھائی فی صد زکوٰۃ دی جائے۔(یعنی چالیس (40) روپئے پر سال بھر گذر جائے تو ایک روپیہ زکوٰۃ میں دینا ہے اس سے کم پر نہیں)۔

☆ نصاب کا ہونا اور اس پر پورا سال گذر جانا شرط زکوۃ سے ہے۔

☆ مال کا حاجت اصلی سے زائد ہونا ضروری ہے (رہنے کے گھروں پر پہننے کے کپڑوں پر خانہ داری کے سامان پر سواری کے جانور یا گاڑی پر اہل و عیال کے غلے اور کھانے پینے کی چیزوں پر سونے چاندی کے سوا دوسرے تمام آرائشی برتنوں پر زکوۃ واجب نہیں)۔

Back to questions

☆ نصاب کا مالک ہو لیکن اس پر قرض (DEBT) ہو کہ جس کا کے ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ تو زکوۃ واجب نہیں۔

زکوٰۃ کے مصارف(UTILITY):۔ یعنی جن اشخاص کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہے۔

۱۔فقیر(POOR)۔وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال واسباب ہو لیکن بقدر نصاب نہ ہو۔

۲۔مسکین(BEGGER)۔وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

۳۔عامل(AGENT)۔وہ شخص جو مال زکواۃ حاصل کرنے کیلئے حاکم اسلام کی طرف سے مقرر ہو۔

۴۔قرضدار(LOANEE)۔وہ شخص جس پر اتنا قرض ہو کہ اسکی ادائی کے بعد نصاب کا مالک نہ ہو۔

۵۔مسافر(TRAVELLER)۔وہ شخص جو وطن سے باہر ہو اور زادِرہ (سفر کا خرچہ) نہ رکھتا ہو اگرچہ اس کے گھر میں مال موجود ہو۔

۶۔فی سبیل اللہ جہاد میں جانے والوں کو۔

☆ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور خدمت خلق کا ذریعہ بھی اور فرض بھی۔زکوٰۃ سے کسی سوشلزم کی ضرورت نہیں رہتی۔اصل مقصد اس سے یہ ہے کہ نادار کی ناداری ظاہر نہ ہونے پائے تا کہ اسکی عزت نفس (SELF RESPECT) کو ٹھیس نہ لگے۔کسی غریب کی غریبی کا دوسروں کو پتہ تک نہیں لگنا چاہئے۔بلکہ اس کی ضرورت زکوٰۃ کے فنڈ سے پوری ہو گی تا کہ وہ احساس کمتری سے بچا رہے۔

☆ زکوٰۃ سے غریب محتاج طبقہ کی ضرورتیں پوری کرنے کے علاوہ ایک مقصد یہ بھی ہے کہ قوم کا کوئی فرد سودی قرضہ (LOAN BY INTE) لینے پر مجبور نہ ہو کیونکہ سود (USERY) حرام ہے۔دین کی تعلیم دینے والے زکوٰۃ فنڈ سے اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں لیکن یہ تعلیم دین حصولِ زر (پیسہ) کا زریعہ نہ ہو۔

زکوۃ کی ادائی میں افضل یہ ہے کہ ترتیب ذیل کا لحاظ رکھے۔

☆ پہلے اپنے محتاج بھائی، بہنوں کو دے۔ پھر اُن کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھی کو پھر اُن کی اولاد کو۔ پھر ماموں اور خالہ کو۔ پھر ان کی ادلاد کو۔ پھر ذوی الارحام (قرابت داروں) کو پھر پڑوسیوں کو۔ پھر ہم پیشہ اشخاص کو۔ پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو پھر ان میں معذور اندھے لنگڑے اپاہج کو مقدم رکھا جائے۔

☆ زکوۃ کا مال ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجنا" مکروہ" ہے لیکن اگر دوسرے شہر میں زکوۃ دینے والے کے قرابتدار (Relatives) ہوں یا وہاں کے لوگ بہ نسبت اس شہر سے زیادہ محتاج (POOR) ہوں تو پھر وہ مکر نہیں۔

☆ زکوۃ کی ادائی میں مقامِ مال (PLACE OF WEALTH) کا اعتبار ہے۔ پس اگر مالک ایک شہر میں ہو اور مال ایک شہر میں تو جہاں مال ہے وہیں زکوۃ کی تقسیم عمل میں آئے گی۔

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید کی فضیلت

(MAGNIFICENCE OF FESTIVAL (EID)

حدیث شریف میں ہے کہ عید کے دن فرشتے راستوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے ہیں اپنے رب کی طرف آؤ۔ تمہیں خوب انعام ملیں گے۔ تمہیں راتوں کو عبادتیں کرنے اور دنوں کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ وہ تم نے پورا کر دیا۔ اب جا کر اپنے انعامات لے لو۔ پھر جب عید کی نماز ہو جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ جاؤ تم سب کی مغفرت ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ دن آسمانوں میں یوم الجائزہ (انعام کا دن) کہلاتا ہے۔

صدقہ فطر (CHARITY OF FASTING):- اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رمضان شریف کے ختم ہونے کی خوشی میں شکرانے کے طور پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے جسکو صدقہ فطر کہتے ہیں۔ اسکا فائدہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ رمضان شریف کے روزوں میں جو کوتاہیاں اور فضول باتیں ہو جاتی ہیں، صدقہ فطر اُن کو ختم کر کے روزہ دار کو بالکل پاک وصاف کر دیتا ہے۔

-> نبی کریم صلی اللہ وسلم فرماتے ہیں مالدار صدقہ فطر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پاک و صاف کر دیتے ہیں اور غریب آدمی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے زیادہ دیتے ہیں۔ (روزہ احمد ابوداؤد)

Back to questions

-> بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس نے روزہ نہیں رکھے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں یہ غلط ہے جو صاحب نصاب ہے اس پر صدقہ فطر واجب ہے چاہے روزہ رکھے یا نہ رکھے۔

صدقہ فطر کے احکام:۔صدقہ فطر "واجب" ہے۔اسکے لئے تین چیزیں شرط ہیں۔

(1) آزاد ہونا (2) مسلمان ہونا

(3) کسی ایسے نصاب کا مالک ہونا جو حاجتِ اَصلی سے زائد ہو اور قرض سے محفوظ ہو۔

-> مال بڑھنے والا ہونا یا اس پر ایک سال گذر جانا شرط نہیں نہ مال کا تجارتی ہونا یا صاحب مال کا بالغ وعاقل ہونا شرط ہے۔حتیٰ کے نابالغ بچوں اور مجنونوں پر بھی صدقے فطر "واجب" ہے ان کے اولیاء کو ان کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے۔

☆ صدقہ فطر عید الفطر کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی سے واجب ہوتا ہے۔

☆ صدقہ فطر کی ادائی کا وقت تمام عمر ہے لیکن مستحب وقت عیدگاہ میں جانے سے پہلے ہے۔

☆ عید کی نماز کے بعد بھی ادا کرے تو جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے برابر واجب رہے گا خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے ساقط (LAPSED) نہ ہوگا۔

☆ صدقہ فطر اپنی ذات کی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔

☆ بالغ (ADULT) اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں (اگرچہ وہ باپ ہی کے زیر پرورش ہو) البتہ مجنون (دیوانہ) ہو تو ان کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے۔

☆ شوہر پر زوجہ (PAUSE) کا صدقہ فطر واجب نہیں (زوجہ کو اپنے مال سے صدقہ ادا کرنا واجب ہے)۔

☆ صدقہ فطر کی مقدار (QUANTITY):۔اگر گیہوں ہو تو آدھا صاع ہر شخص کی طرف

سے اگر جو یا کھجور یا منقٰی ہو تو ایک صاع۔

وزن :۔ ایک صاع دو سیر ڈیڑھ پاؤ کا ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سیر تین چھٹانک کا۔

نوٹ :۔ آدھا صاع ،سوا کلو کا ہوتا ہے (فتاوی نظامیہ) اسطرح ایک صالح (2.5) ڈھائی کلو کا ہوگا۔ یہ عراقی صاع ہے جو حنفیوں کے پاس معتبر ہے۔

تنبیہ :۔ گیہوں اور جَو کے دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ ہے کہ ان کی قیمت دی جائے جو تقریباً تیس (30) روپے ہوتی ہے۔

☆ ایک شخص کا صدقہ فطر ایک مسکین کو دینا بہتر ہے۔اور اگر کئی مساکین کو دی جائے تو بھی جائز ہے۔

☆ اسی طرح ایک مسکین کو کئی اشخاص کا فطرہ دینا بھی جائز ہے۔

☆ صدقہ فطر بھی انہی لوگوں کو دینا چاہیئے جن کو زکواۃ دے سکتے ہیں اور جنہیں زکواۃ نہیں دے سکتے انہیں صدقہ فطر بھی نہیں دیا جا سکتا۔

صدقہ فطر یا زکواۃ کا پیسہ اِن لوگوں کو دینا جائز ہے :

صدقہ کے حقدار :۔

(1) وہ غریب آدمی جس کے پاس کچھ تھوڑا سا مال اسباب ہے لیکن نصاب سے کم۔

(2) ایسا نادر شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

(3) وہ شخص جس کے ذمہ لوگوں کا قرض ہو اور اسکے پاس قرضے سے بچا ہوا مال نصاب سے کم ہو۔

(4) وہ مسافر جو حالت سفر میں ہو اور تنگ دست ہو گیا ہو۔ چاہے اسکے پاس گھر پر کتنا ہی مال ہو۔

(5) اسلامی مدرسوں میں پڑھنے والے طالب علموں پر خرچ کرنے کیلئے مدرسوں کے ذمہ داروں کو دینا جائز بلکہ بہتر ہے۔ اس میں غریبوں پر خرچ کرنا بھی ہے اور علم دین کی خدمت بھی بشرطہ کہ ان مدارس کا حساب کتاب درست ہو۔

صدقہ فطر کن لوگوں کو دینا جائز نہیں

(1) وہ شخص جس پر خود زکوٰاۃ یا صدقہ فطر واجب ہے۔

(2) سید حضرت اولاد ہاشم اولاد ہاشم سے مراد پانچ حضرات کی اولادیں

۱۔ حضرت حارث بن عبدالمطلبؓ ۲۔ حضرت جعفرؓ

۳۔ حضرت عقیلؓ ۴۔ حضرت عباسؓ ۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ

(3) اپنے ماں باپ۔ دادا دادی۔ نانا نانی اور ان سے اوپر کے۔

(4) بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ نواسی۔ اور ان کے نیچے کے۔

(5) میاں بیوی آپس میں ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔

(6) غیر مسلم

(7) مالدار آدمی کی نابالغ اولاد

(8) اسطرح مسجد کی تعمیر فرش لوٹوں یا پانی وغیرہ میں صدقے فطر زکوٰاۃ کا پیسہ دینا جائز نہیں۔ ہاں صدقے نفل یا عطیہ دیا جاسکتا ہے۔

Back to questions

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتکاف

(SECLUSIVE PRAYER)

اعتکاف کے فضائل: مسجد میں عبادت کی نیت کے ساتھ ٹھہرنے کا نام ''اعتکاف ہے''

☆ اعتکاف کا احادیث میں بہت ثواب آیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "معتکف" گناہوں سے پاک رہتا ہے۔ اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے تمام نیکیاں کیں۔ نیز فرمایا کہ جس نے رمضان میں دس دن کا اعتکاف کر لیا تو گویا اس نے دو حج اور دو عمرے کیئے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کے متعلق فرمایا مسجد کیلئے کچھ کھونٹے ہیں یعنی ایسے لوگ ہیں جو مسجد میں بیٹھے رہنا پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھی فرشتے ہیں اگر وہ مسجد میں موجود نہ ہوں تو وہ یعنی فرشتے انھیں تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت (VISIT) کرتے ہیں۔ اور انھیں دقت پیش ہو تو وہ اس کو پورا کرتے ہیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو شخص رمضان میں ایک دن اور ایک رات اعتکاف کرے تو اسے تین سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

اعتکاف کی قسمیں:۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں **واجب، سنت موکدہ، مستحب**

ا۔ **اعتکاف واجب**: ۔ وہ اعتکاف ہے جس کی نذر کی جائے خواہ وہ نذر کسی شرط پر

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

موقوف ہو یا نہ ہو۔اعتکاف واجب کی مقدار کم از کم ایک دن ہے۔اور روزہ رہنا شرط ہے۔

۲۔اعتکاف مسنون یعنی سنت موکدہ :۔سنت موکدہ رمضان کی اخیر عشرہ کا اعتکاف ہے یعنی 20 رمضان المبارک کو غروب آفتاب (سورج) سے پہلے اعتکاف کا آغاز ہوتا ہے۔اعتکاف کرنے والے کو اس وقت سے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہئے اور پھر 29 یا 30 رمضان کے اس وقت تک مسجد میں معتکف رہنا چاہئے جب تک کہ شوال کا چاند یعنی عیدالفطر کا چاند نظر نہ آجائے۔اس اعتکاف میں بھی روزہ رہنا شرط ہے۔

-> یہ اعتکاف سنت موکدہ الکفایہ کہلاتا ہے کہ اگر ایک شخص بھی کر لے تو سب (محلّہ) کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے۔اگر بستی میں سے کسی ایک فرد نے بھی اعتکاف نہ کیا تو اس صورت میں ترک سنت کا وبال سب کے ذمہ رہتا ہے۔

۳۔اعتکاف مستحب :۔اعتکاف واجب وسنت موکدہ کے علاوہ باقی اعتکاف مستحب ہیں۔اس کی مقدار ایک دولحظہ (منٹ) بھی ہوسکتا ہے یا اورزیادہ بھی۔اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلی جائے۔روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے گا۔

اعتکاف کی شرطیں :۔ معتکف کا مسلمان ہونا' عاقل ہونا' جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا' مسجد میں اعتکاف کرنا' اور اعتکاف کی نیت کرنا' عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھا کرتی ہے وہیں اعتکاف کرے۔

اعتکاف کے مشاغل :۔معتکف کو قرآن مجید کی تلاوت' کتب دینی کا مطالعہ' درو شریف کی کثرت اور نیک اور اچھی باتوں میں رہنا چاہئے۔ بالکل خاموش رہنا اور لغو (بیکار) باتیں کرنا مکروہ ہے۔ حالت اعتکاف میں مسجد میں کھانا پینا سونا حاجت کی چیزیں

Back to questions

خریدنا (بشرطیکہ مسجد کے اندر نہ ہو) اور نکاح کرنا جائز ہے۔ (مسجد کا وہ علاقہ جو نماز پڑھنے کیلئے نہ ہو وہ استعمال کیا جاسکتا ہے)۔

<- معتکف کو پیشاب پاخانہ کیلئے، فرض غسل کیلئے یا جمعہ کی نماز کیلئے (اگر جمعہ کی نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو)۔ زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے کہ دوسرے (جامع مسجد) کو پہنچ کر خطبہ سے پہلے سنت پڑھ سکے۔ مسجد سے نکلنا جائز ہے مگر ضرورت سے زیادہ نہ ٹھرے۔

<- بلا عذر، قصداً یا سہواً (غلطی سے) مسجد سے باہر نکلنے اور صحبت کرنے یا کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھرنے اور بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکل آنے سے اعتکاف فاسد (ٹوٹ) ہوجاتا ہے۔ اعتکاف فاسد ہونے پر اگر واجب ہو تو قضاً کرنا واجب ہے۔ سنت موکدہ یا مستحب ہو تو ضروری نہیں۔

اعتکاف کے متعلق احادیث نبوی :-

(1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے آپ ﷺ کے وصال کے بعد ازواجِ مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔ (بخاری، مسلم)

(2)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال رمضان مبارک میں حضرت جبرئیلؑ قرآنِ پاک سُنایا کرتے تھے لیکن جس سال آپؐ رحلت فرمائے (وصال ہوا) اس سال آپؐ نے دو مرتبہ قرآن مجید سنایا۔ آپؐ ہر سال رمضان میں دس (10) روز اعتکاف فرمایا کرتے، لیکن آپؐ کے وصال کے سال آپؐ نے بیس (20) دن کا اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

(3)۔ نبی کریمؐ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر "معتکف" میں تشریف لے جاتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(4)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تو آپؐ کا بستر ا (Bed) مسجد میں

Back to questions

بھیج دیا جاتا، آپ ؐ کی چارپائی مبارک (Cart) مسجد نبویؐ میں ''سُتونِ توبہ'' کے پیچھے یا آگے بچھادی جاتی۔ (ابن ماجہ)

(5)۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ؐ مسجد میں اعتکاف فرماتے اور اپنا سرِ مبارک میری طرف کردیتے اور میں آپ ؐ کے سرِ مبارک میں کنگھی (comb) کرتی۔ آپ ؐ گھر میں تشریف نہ لاتے مگر صرف کسی رفع حاجت کے لئے۔ (بخاری، مسلم)

(6)۔ نبی کریمؐ نے فرمایا معتکف (اعتکاف بیٹھنے والا) تمام گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور گناہوں سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اُس کیلئے نیکیاں اُس شخص کی طرح لکھی جاتی ہیں جیسے تمام نیکیاں کرنے والے کیلئے لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

بہرحال اعتکاف بیٹھنا دفع خطرات اور تذکیہ نفس کیلئے بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

Back to questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جمعہ کی فرضیت وفضیلت

(OBLIGATION & MAGNIFICENCE OF FRIDAY-SALAH)

جمعہ کی نماز پنجگانہ نمازوں میں ایک مخصوص اور مستقل نماز ہے اور فرض عین ہے۔

اس نسبت سے قرآن شریف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے

یٰآیّھَاا لَذِیۡنَ آمَنُوا اِذَا نُوۡدِیَ للصّلٰواۃِ مَنۡ یَّومِ الۡجُمۡعَۃِ فاَ سۡعَوۡا اَلیٰ ذِکۡرِاللّٰہِ وَذَرُوۡالۡبَیۡعَ ذَالِکُمۡ خَیۡرُلَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعلَمُوۡنَ ہ (سورۃ الجمۃا۔9)

ترجمہ:۔اے ایمان والوا جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ کے ذکر (خطبہ٬نماز) کی طرف دوڑو۔.(فوراّ) جاؤاور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

احادیث شریفہ میں وارد ہے کہ حضور پرُنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(1) جمعہ مساکین اور فقراٗ کا حج ہے

(2) جمعہ میری اُمت کے فقیروں کا حج ہے

(3) نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے بجز چاراٗشخاص کے۔ ایک غلام٬ دوسرا عورت٬ تیسرے لڑکا چوتھا بیمار (کہ ان پر فرض نہیں اسیطرح مسافر٬نابینا٬پر فرض نہیں)

(4) جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کر کے فوری جامع مسجد پیادہ پا جاتے

Back to questions

سوار ہوکر نہ جاتے پھر خطبہ سُنے اوراس اثنا میں کوئی لغوفعل (فضول کام) نہ کرے تو اس کو ہرقدم کے عوض (بدلہ) کامل ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ایک سال کے روزوں کا اورایک سال کے نمازوں کا۔

(5) جو شخص جمعہ کے دن غسل (Bath) کرے پھر بالوں کو تیل لگائے ۔خوش بو(عطر) کا استعمال کرےاور جب مسجد میں پہنچےتو کسی شخص کو اٹھا کر نہ بیٹھے۔پھرامام خطبہ پڑھنے لگےتو خاموش رہےتواس شخص کے گناہ اس وقت سے دوسرے جمعہ تک معاف ہوجاینگےاورتین دن زیادہ کے بھی۔

نماز جمعہ کے احکام :۔

ا۔ جمعہ کے دن بجائے چار رکعت نماز ظہر کے دو(2) رکعت نماز جمعہ فرض ہے (کیونکہ جمعہ کے دن نماز ظہرنہیں بلکہ جمعہ کی نماز' نماز ظہر کے قائم کردی گئی ہے)

۲۔فرض دو رکعت جمعہ کے پہلے چار رکعت پھرفرض کے بعد چار رکعت اسطرح آٹھ رکعتیں سنتِ موکدہ ہیں۔

۳. چار رکعت سنت بعد الجمعہ' پھر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے (بقول امام ابو یوسفؒ یہ دو رکعت بھی سنت موکدہ ہیں)

۴. اگرکوئی شخص خطبہ پڑھتے وقت آئےتو چار رکعت سنت قبل الجمعہ نہ پڑھے بلکہ خطبہ سننے میں مشغول ہوجائےاورفرض دو رکعت جمعہ کے بعداُن سنتوں کوادا کرلے۔

۵. نماز جمعہ کی نیت یہ ہے۔ "دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھتا ہوں خاص اللہ تعالیٰ کیلئے منہ طرف کعبہ شریف کے(امام'امام ہونے کی نیت کرے اورمقتدی اس امام کی اقتدا کرے یعنی یہ کہے پیچھےاِس امام کے)۔

☆ حضور اکرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان المبارک کی فضیلت پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''اے لوگو تم پر ایک ماہِ عظیم سایہ فگن ہوا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں جو کوئی نفل کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے رمضان کے سوا کسی مہینے میں (70) فرض ادا کئے ہوں۔

☆ اس ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ یوں تو جمعہ سال کے دوسرے حصوں میں بھی سر چشمہ فیض گنجینہ (خزانہ) سعادت ہے، مگر رمضان کا جمعۃ المبارک کسی دوسرے مہینوں کے ستر (70) جمعوں کے برابر ہے۔ پھر رمضان کے چار پانچ جمعوں میں بھی فضیلت وعظمت آخری عشرہ میں آنے والے جمعہ کو ہے جس کو "جمعۃ الوداع" کہتے ہیں۔

☆ حدیث شریف ہے کہ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت' دوسرا عشرہ رزق کی کشادگی اور تیسرا عشرہ جہنم سے خلاصی اور مغفرت ہے۔ اسطرح تیسرے عشرہ کی فضیلت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ اس کی طاق راتوں میں ایک رات ہزار مہینوں سے افضل ہے جسکو "لیلۃ القدر" کہا گیا ہے اس رات کو قرآن شریف کا نزول ہوا۔ اس عشرہ میں اِعتکاف جیسی پرُفیض عبادت کا حکم ہے اور جمعۃ الوداع جو رمضان کے دوسرے جمعوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

☆ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اِس آخری عشرہ کو اللہ تعالیٰ کے حضوری میں گزارتے ہیں یعنی ان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی معیت (ساتھ ہونے کا) کا احساس رہتا ہے اور فضول اور بے کار باتوں سے پرہیز کرتے اور زیادہ سے زیادہ وقت یادِ الٰہی میں گزارتے روزہ رکھتے اور شب بنی کرتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودگی حاصل کریں اور دین ودنیا کو سنواریں۔

Back to questions

☆ مسلمان اپنے آپ کو جتنا بھی خوش نصیب سمجھیں کم ہے اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کہ ہم کو ایک مرتبہ پھر رمضان کا مہینہ اور اس میں آخری عشرہ اور سب سے بڑھ کر جمعۃ الوداع جیسے مقدس دن کے لمحات عطا فرمائے۔

جمعہ کے دن کی افضل اعمال :-

1۔ اَفضل یہ ہیکہ جمعہ کی نماز کیلئے مسجد میں جتنا ہوسکے جلد جائیں۔ اور نماز جمعہ معہ خطبہ ادا کریں۔ خود بھی خوشبو لگائیں اور مسجد کو بھی خوشبو سے معطر رکھیں۔

2۔ جمعہ کے دن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کثرت سے بھیجیں کہ اسکو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے بلکہ جو شخص جمعہ کے دن آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ہے وہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

3۔ جمعہ کے دن تلاوت قرآن زیادہ کریں خصوصاً سورۃ کہف پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

4۔ جمعہ کے دن نوافل کی کثرت اور صدقہ، خیرات میں زیادتی کریں کہ اس دن صدقہ و خیرات اور ہر نیکی کا ثواب دو چند حاصل ہوتا ہے۔

5۔ جمعہ کے دن عصر و مغرب کے درمیان حتی الامکان ذکر و تسبیح اور دعاؤں میں مشغول رہے کہ اس میں ساعتِ قبولیت کی اُمید ہے یعنی وہ ساعت (گھڑی) جس میں بندہ جو دعا کرے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شبِ قدر

(NIGHT OF REVELATION OF QURAN)

رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات ''شبِ قدر'' کہلاتی ہے جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے۔ کلام پاک میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتلایا ہے۔ ہزار مہینوں کو (83) برس (4) ماہ ہوتے ہیں خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے۔

-> حضرت انسؓ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد منقول ہے کہ شب قدر حق تعالیٰ جل شانہ نے میری اُمت کو مرحمت فرمائی ہے پہلی اُمتوں کو نہیں ملی۔

-> اُمت محمدیہ ﷺ کیلئے شب قدر اللہ شانہ کا بہت بڑا انعام ہے اور اس میں عمل صالح و عبادت بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میسر ہوتا ہے۔

-> نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کیلئے کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کیلئے جو کھڑا یا بیٹھے اللہ تعالیٰ

Back to questions

کا ذکر کر رہا ہے اور عبادت میں مشغول ہے، دعائے رحمت کرتے ہیں۔

☆ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ جلّ شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں اور ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے کیا بدلہ ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اُجرت پوری دیدی جائے تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضے کو پورا کر دیا پھر دعا کے ساتھ پکارتے ہوئے (عید گاہ) نکلے ہیں۔ میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم، میری بخشش کی قسم، میرے بلند مرتبہ کی قسم، میں ان لوگوں کی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر لوگوں کو خطاب فرما کر ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دئے گئے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عید گاہ سے ایسی حالت میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

☆ حضرت عبادة ؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے اَخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ 21۔ 23۔ 25۔ 27۔ 29 رمضان اور رمضان کی آخری رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت اُس رات میں عبادت کرے اُسکے پچھلے سب گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

☆ اس رات کی منجملہ اور علامتوں کے یہ ہیں کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل (Moderate) گویا کہ اِس میں انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔ اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ اس رات کے بعد کی صبح کو سورج بغیر شعاع (Ray) کے طلوع ہوتا ہے ایسا

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

جیسا کہ چودھویں رات کا چاند یعنی سورج میں تمازت (گرمی) نہیں ہوتی اسکو آسانی سے دیکھا جاسکتا ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ شب قدر (27) ررمضان کو ہوتی ہے اسی طرح بہت سے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی رائے ہے کہ وہ 27 ویں شب میں ہوتی ہے۔اس طرح جمہور علماء کی رائے ہے کہ ستائیسویں رات (رمضان المبارک) میں زیادہ امید ہے۔

☆ بہرحال ہر شخص کو اپنی ہمت وسعت کے موافق تمام سال اس لیلۃ القدر کی تلاش میں سعی وکوشش کرنی چاہیئے ۔نہ ہوسکے تو رمضان بھر جستجو کرنا چاہیئے۔اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عشرۂ آخیر کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔اتنا بھی نہ ہوسکے تو عشرہ اَخیر کی طاق راتوں کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے۔اور اگر خدانہ خواستہ یہ بھی ممکن نہ ہوتو ستایسویں شب کو تو بہرحال جاگنا اور عبادت الٰہی وذکر ونماز وتلاوت قرآن میں گزارنا چاہیئے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اور کسی خوش نصیب کو قدر کی رات میّسر آجائے تو اس کے مقابل میں تمام دنیا کی نعمتیں ہیچ ہیں لیکن اگر چہ میّسر نہ بھی ہوتب بھی اَجر سے خالی نہیں رہا۔ بالخصوص مغرب اور عشاء اور پھر فجر کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام تو ہر شخص کو تمام سال بہت ہی ضروری ہے کہ اسکو خوش قسمتی سے شب قدر میں اور نمازوں کے پڑھنے کا با جماعت ثواب ملے گا ہی ۔اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا اس قدر انعام ہوگا اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

-> دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں ہم سب کو شب قدر کی دولت سے سرفراز فرمائے آمین۔

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

Back to questions

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشرہ رمضان کی چند مسنون دعائیں

(TRADITIONAL INVOCATIONS IN RAMAZAN)

[1] اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ o

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری ناراضگی اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

[2] اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا يَا كَرِيْمُ۔

اے اللہ! تو بہت معاف فرمانے والا ہے۔ معاف کردینا پسند فرماتا ہے' تو ہمیں بھی معاف فرمادے۔ یا کریم اے کرم کرنے والے۔

[3] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا مَا قَدَّمْنَا وَمَا اَخَّرْ نَا وَ مَا اَعْلَنَّا وَمَا اَسْرَرْنَا ' وَمَا اَنْتَ اَلَمْ بِهِ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخَّرُ ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ہ

اے اللہ! تو ہمارے اگلے' پچھلے' ظاہر و باطنی اور جنہیں تو ہم سے زیادہ جانتا ہے' سب گناہ معاف فرمادے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

[4] اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْ نَا مِنْ خِزْىِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ o

اے اللہ! تو ہمارے ہر کام کا انجام ہمارے حق میں اچھا کردے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور

pppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppppp

Back to questions

آخرت کے عذاب سے پناہ دے۔

[5] اَللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْقُلُوبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ ہ

اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم عطا فرما۔

[6] اَللّٰھُمَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ قَبِلْتَ صِیَامَہٗ وَقِیَمَہٗ وَ غَفَرْتَ زَلَلَہٗ وَ اَجْرَمَہٗ وَوَفَّقْتَہٗ لِطَعَتِکَ فَا سْتَعَدَّ لِمَااَمَامَہٗ ہ

اے اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کے روزے اور قیام کو تو نے قبول فرمالیا' لغزشوں اور خطاؤں کو تو نے معاف فرمادیا' جنہیں اپنی اطاعت و بندگی کی توفیق عطا فرمائی ہے اورانہوں نے آنے والے جہاں (آخرت) کی تیاری کی۔

[7] اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْاِسْتِقَامَۃَ عَلٰی دِیْنِکَ فِی کُلِّ زَمَانٍ فِی رَمَضَانَ وَ فِی غَیرَ رَمَضَانَ ہ

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو ہمیں (ماہ) رمضان اور غیر رمضان ہر زمانے میں اپنے دین پر استقامت عطا فرما۔

[8] رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَ وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْ نَنَّ مِنَاا لْخَا سِرِیْنَ ہ رَبّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذا بَ النَّا ر ہ

ترجمہ:۔اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھی (نیکی) نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ سے محفوظ فرما۔

افطار کا وقت دعا کی مقبولیت کا ہوتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ افطار سے 5 یا 10 منٹ پہلے توجہ سے ذکر و دعا میں لگ جائیں۔ اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کی خیر و فلاح کی بھی دعا

Back to questions

کریں۔افطار کی خصوصی دعائیں حدیث شریف میں ہیں وہ یہ ہیں۔

[9] افطار کی خصوصی دعائیں۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمۡتُ وَ عَلٰی رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ۔

(اے اللہ میں تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دئے ہوئے رزق سے افطار کرتا ہوں)

۲۔اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُكَ بِرَحۡمَتِكَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَئٍ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ

(اے اللہ میں تیری رحمت کے صدقے تجھ سے دعا کرتا ہوں جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ تو میرے گناہ بخش دے)

۳۔اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابۡتَلَّتِ الۡعُرُوۡقُ وَ ثَبَتَ الۡاَجۡرُاِنۡشَاءَ اللّٰہُ

(اللہ کا شکر ہے پیاس بجھ گئی۔اور رگیں تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر ضرور ملے گا۔)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن۔

وَصَلٰوۃ سَلَامُ عَلَیۡكَ رَسُوۡلِهٖ الۡكَرِیۡم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔

خادم

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

فرزند و جانشین

حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ